REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴ — شمارہ ۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۵ صفر ۱۳۹۵ ہجری — ۲۷ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش — ۲۷ فروری ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۳ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۴ تبلیغ (فروری)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۸ فروری کو بخیریت واپس قادیان تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔ مقدس خاندان کے جملہ افراد بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

★ — حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں جلسۂ یومِ مُصلح موعودؓ کا کامیاب انعقاد!!

پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ کے اہم پہلوؤں پر عُلماءِ سلسلہ کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش

قادیان ۲۰ تبلیغ (فروری)۔ آج یوم مصلح موعودؓ کی مبارک تقریب پُر وقار طریق سے منائی گئی۔ مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ٹھیک دس بجے زیرِ صدارت محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے کی۔ اور نظم عزیزم عبدالخالق صاحب ملکانہ نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سعادت احمد صاحب جاوید متعلم مدرسہ احمدیہ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کا مکمل متن پڑھ کر سُنایا۔ جس کے بعد سلسلہ تقاریر کا آغاز ہوا۔

پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

پیشگوئی مُصلح موعود کا پس منظر اور جلسہ کی غرض وغایت

کے عنوان پر کی۔ موصوف نے اپنی تقریر کی ابتداء میں واضح الفاظ میں اس امر کا ذکر کیا کہ یہ پیشگوئی ابتداء سے مذہبی صحائف میں چلی آئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام کا صحیفہ بھی ہمارے پاس موجود ہوتا تو اس میں بھی اس عظیم الشان وجود کے متعلق پیشگوئی موجود ہوتی۔ موصوف نے بائیبل اور یہودیوں کی حدیث کی کتاب طالمود سے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا ذکر کیا۔ اسی طرح بیان کیا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحائے اُمت نے بھی پیشگوئی مصلح موعودؓ کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "یتزوج ویُولد لہٗ" کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔

موصوف نے فرمایا کہ مخالفین اسلام کو نشان دکھانے کیلئے اِسلام کی صداقت کو ثابت کرنے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کیں اور چالیس روز ہوشیار پور میں چلہ کشی کی اور خُدا سے خبر پاکر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی مصلح موعود کا اعلان فرمایا۔

اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا کہ اس جلسہ کی غرض خدا تعالےٰ کے احسانات کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ ہماری نئی نسل سلسلہ کی روایات اور حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم احسانات اور کارناموں سے واقفیت حاصل کر سکے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی مُصلح موعود کے ایک حصے

"تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

کے عنوان پر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی بعثت کی غرض یحی الدین ویقیم الشریعۃ یعنی احیائے دین اور اقامتِ شریعت بیان فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مشن کی تکمیل کا ذریعہ تھے۔ آپ نے واضح الفاظ میں بتایا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اصل غرض ہی یہ تھی کہ "تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔" حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی ساری عمر دینِ اسلام کے شرف کے قیام میں گزاری چنانچہ بچپن میں ہی آپ نے رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا اجراء فرمایا۔ اور اس میں اسلام کی تائید میں اعلیٰ پایہ کے گراں قدر علمی مضامین لکھے۔ موصوف نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جب مدرسہ احمدیہ کو بند کرنے کی کوشش کی گئی تو حضرت مصلح موعودؓ کی دُور بین نظر نے اس امر کی مخالفت کی۔ اور آپ نے اس تحریک کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کی مہربانی سے آج مدرسہ احمدیہ سے ایسے مبلغین تیار ہو رہے ہیں جو کہ اکنافِ عالم میں دینِ اسلام کے شرف کو پھیلا رہے ہیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں موصوف نے بتایا کہ مصلح موعودؓ کی ساری زندگی کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار کے لئے گذری۔ چنانچہ اس کی زندہ مثال تفسیر کبیر ہمارے سامنے موجود ہے جس کی اغیار نے بھی تعریف کی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تمام اہلِ مذاہب کو چیلنج دیا کہ تم لوگ قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی اپنی مذہبی کتب کی برتری ثابت نہیں کرسکتے۔ اگر جرأت ہے تو میرے مقابلہ میں آئیں۔

بعد ازاں مکرم بی۔ایم۔ داؤد احمد صاحب ایڈوکیٹ نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ع

جناب مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا۔

سُنائی۔

تیسرے نمبر پر عزیزم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ نے

"ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا"

کے عنوان پر ایک معلوماتی تقریر کی۔ مقرر موصوف نے دورانِ تقریر بیان کیا کہ قرآن شریف میں لفظ "رُوح" تین معنوں میں آیا ہے۔ اوّل: رحمت۔ دوم: الہام۔ سوم: الہام لانے والا فرشتہ۔ حضرت مصلح موعودؓ پر ہم یہ تینوں ہی معنی چسپاں کر سکتے ہیں۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا شدہ بے شمار اخبارِ غیبیہ میں سے چند ایک بطور نمونہ بیان کئے۔ جن میں سے ربوہ میں پانی کی فراوانی کی خبر، باوجود ابتلاء کے وقت کے کثیر تعداد میں احبابِ جماعت کا جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی خبر اور جنگِ عظیم ثانی کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے الہامات وکشوف، جن کے پورا ہونے پر برطانوی پریس نے بھی گواہی دی، کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ وہ لوگ جو ۱۹۱۴ء میں یہ کہہ رہے تھے کہ اگر میاں بشیر الدین محمود احمدؓ بذریعہ وحی یا الہام دعویٰ کریں تو ہم ان کو مان لیتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے بذریعہ الہام اپنے دعویٰ مصلح موعود کو بھی پیش فرمایا۔ اِن الہامات کی سچائی نے ان پر اتمامِ حجت کر دی۔

اپنی تقریر کے دوسرے حصے کو بیان کرتے ہوئے مقرر موصوف نے بتایا کہ دنیا نے دیکھ لیا کہ ہر ابتلاء کے وقت خدا کا سایہ آپؓ کے سر پر تھا اور مخالفین کے حصہ میں ناکامی آئی۔ چنانچہ

(آگے دیکھئے صـ۱۱ پر)

مُلک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے سچے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷؍تبلیغ ۱۳۵۴ہش

"تنبیہ کے بعد سزا"

مندرجہ عنوان روزنامہ الجمعیۃ دہلی سہ روزہ ایڈیشن مجریہ ۱۴؍فروری ۱۹۷۵ء کے مستقل کالم "اچھی باتیں" کے تحت درج ہونے والی آیت قرآنیہ کا ہے جس کا ترجمہ مع مختصر سی تشریح کے اسی پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ چونکہ ہماری آج کی گفتگو بھی اسی آیت کریمہ کے مضمون سے متعلق ہے اس لئے بات کو آگے چلانے سے پہلے آیت کریمہ مع مکمل ترجمہ مطالعہ فرمالیں تا بات کے سمجھنے میں سہولت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

" وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ○

(القصص : آیت ۶۰)

اور تیرا رب جب تک کسی مرکزی بستی میں ایسا رسول نہ بھیج دے جو اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سُنائے اُن بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا۔ (کیونکہ یہ انصاف کے خلاف ہے) اور ہم بستیوں کو کبھی ہلاک نہیں کرتے سوائے اس کے کہ اس کے رہنے والے ظالم ہو جائیں ــــ

اس میں کوئی شک نہیں کہ آیت کریمہ کا نفس مضمون وہی ہے جسے روزنامہ الجمعیۃ میں مندرجہ عنوان سے ظاہر کیا گیا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم الجمعیۃ میں شائع شدہ اس آیت کا ترجمہ مع تشریح و تفصیل نقل کر کے تفصیلی گفتگو کریں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قارئین بدر کی آگاہی کے لئے اس پس منظر کی وضاحت بھی کر دیں جس میں اس آیت کا انتخاب عمل میں لایا گیا، اسی پرچہ الجمعیۃ سے مستنبط ہوتا ہے۔

اخبار بین حضرات جانتے ہیں کہ مورخہ ۲؍فروری کو جامع مسجد دہلی میں ایک افسوسناک واقعہ رونما ہوا۔ اس کی جملہ دیگر تفصیلات سے قطع نظر کرتے ہوئے مذکورۃ الصدر آیت کریمہ کے انتخاب کا پس منظر معلوم کرنے کے لئے ۱۴؍فروری ہی کے الجمعیۃ میں اس کے سیاسی مبصر کا جو تبصرہ پہلے صفحہ پر شائع ہوا ہے اس کی چند ابتدائی سطور کا مطالعہ کافی ہے۔ مبصر صاحب لکھتے ہیں:۔

"نائب امام صاحب جامع مسجد سید عبد اللہ بخاری کی گرفتاری اور جامع مسجد کے علاقہ میں فائرنگ سے دس آدمیوں کی شہادت اور عقب جامع مسجد علاقہ میں آتش زدگی کے بعد اور پہلے کے واقعات میں جن جماعتوں کے کارکنوں اور اخباروں نے بھرپور حصہ لیا مسلمانوں کو ورغلایا، اُنہیں بھڑکایا اور جو اُن کے جذبات سے کھیلتے رہے ہیں، اُن میں بھارتیہ جن سنگھ، مسلم لیگ اور جماعت اسلامی شامل ہے۔ ان جماعتوں کے اخباروں نے سید عبد اللہ بخاری صاحب کو ہوا دینے اُن کو ہیرو بنانے میں جو پارٹ ادا کیا ہے اُن کو تو نہ آنے والا مورخ معاف کرے گا اور نہ خدا ہی معاف کر سکتا ہے اسلئے کہ

● ــــ دس مسلمان شہید ہو گئے۔
● ــــ تقریباً سو اشخاص زخمی ہوئے۔
● ــــ ۵۸۲ ۔ اشخاص گرفتار کئے گئے ــــ اور آج سوا سات سو گھروں میں ماتم ہے۔"

(الجمعیۃ ۱۴؍فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱)

جامع مسجد کا دلخراش واقعہ کن حالات میں پیش آیا، اس کی وجوہات کیا تھیں، کون کون اس کا ذمہ دار یا کس کی زیادتی تھی، ہم ان تمام تفصیلات میں نہ جانا چاہتے ہیں اور نہ ہی ایسی باتیں ہمارے اخبار کا موضوع بحث ہوا کرتی ہیں۔ ہم نے تو الجمعیۃ کے مبصر کے تبصرہ کی چند سطور اس لئے اوپر نقل کی ہیں تا اُس پس منظر کا علم ہو جائے جس کے تحت ادارہ الجمعیۃ کی طرف سے محولہ بالا آیت قرآنی کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ پس جس صورت میں کہ قارئین ان سطور کا مطالعہ کر چکے، اب آیت کا ترجمہ اور تشریح بھی الجمعیۃ ہی کے الفاظ میں زیر عنوان "تنبیہ کے بعد سزا" ملاحظہ کیجئے۔ لکھا ہے:۔

"جب تک خدا تعالیٰ کسی کو بھیج کر اپنا پیغام نہیں پہنچا دیتا اس وقت تک وہ کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا۔ خدا کا قانون تو یہ ہے کہ وہ کسی کو ہلاک نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ بستیوں والے ظالم بن جائیں۔ اور اُنہیں اُن کے ظلم کی سزا ملے۔"

ــــ یہ گویا آیت کریمہ کا ترجمہ ہوا۔ اب اس کی تشریح و تفصیل ملاحظہ فرمائیں، لکھا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ پہلے انسانوں کی ہدایت کا انتظام کرتا ہے۔ انہیں بُرائی اور بھلائی سے آگاہ کرتا ہے اُنہیں بتاتا ہے کہ بُرائی کا انجام کیا ہوگا۔ اور خدا کی گرفت کتنی سخت ہے۔ اس کے باوجود اگر لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور اُن کا ظلم حد سے بڑھنے لگتا ہے تو پھر ایسے ظالموں کی تباہی کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اور توقع کے خلاف ایسا عذاب نازل ہوتا ہے کہ ظالموں کو روٹی کا نوالہ منہ میں بھی رکھنے کی مہلت نہیں ملتی۔

اس آیت کریمہ پر مسلمانوں کو اکثر غور کرنا چاہیئے۔ انہیں بار بار سمجھایا جاتا ہے کہ اپنی غفلتوں کو دُور کریں، سرکشی سے باز آئیں لیکن وہ اپنے خیر خواہوں کی بات نہیں سُنتے۔ انہیں بُرے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ یہ حالت پہلے بھی تھی آج بھی ہے۔ ہمارے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ افسوس ہے کہ ہم نے تاریخ اور واقعات سے کوئی سبق نہیں لیا۔ افسوس کہ پے در پے بربادیوں نے بھی ہمیں بیدار نہیں کیا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کا قانون کسی پر رحم نہیں کرتا۔ حد سے گزر جانے والے معاف نہیں کئے جاتے۔ پُرانی بربادیوں سے ہمارا پیٹ نہیں بھرا جو ہم نئی تباہیوں کو دعوت دیتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہم نہیں سنبھلتے اور سبق حاصل نہیں کرتے؟"

(الجمعیۃ سہ روزہ ایڈیشن ۱۴؍فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۳)

قطع نظر اس سے کہ سورت القصص کی مذکورۃ الصدر آیت میں صاف اور صریح طور پر ــــ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا کے الفاظ آئے ہیں۔ مگر ادارہ کے ترجمہ کنندہ نے "رَسُوْلًا" کے لفظ کا ترجمہ گول کرتے ہوئے نہ صرف یہ کہ خیانتِ مجرمانہ کا ارتکاب کیا ہے بلکہ قرآن کریم کی پیش کردہ ابدی صداقت کے اس نمایاں پہلو کو چھپانے کی کوشش کی ہے اور اپنے قارئین کو تاثر یہ دینے کی کوشش کی ہے کہ تنبیہ کرنے والے گویا جمعیۃ کے "علماء" تھے یا پھر اس قسم کے دُوسرے مسلمانوں کے "خیر خواہ"۔ بہر حال مندرجہ تشریح و تفصیل میں غیر مبہم الفاظ میں اس امر کا تو اعتراف کر ہی لیا گیا ہے کہ

● اس وقت مسلمان غافل ہیں اور وہ اپنی غفلت دُور نہیں کرتے۔
● مسلمان "سرکش" ہو چکے ہیں اور اپنی سرکشی سے باز نہیں آتے۔
● مسلمان نہ صرف یہ کہ اپنے خیر خواہوں کی بات نہیں سُنتے بلکہ انہیں بُرے ناموں سے بھی یاد کرتے ہیں ــــ!!

ــــ اور پھر یہ بھی کہ ــــ

اپنی ان غفلتوں، سرکشیوں اور بے اعتدالیوں کے سبب "مسلمان برباد ہوئے" ــــ نہ صرف کبھی کبھار بلکہ "پے در پے" ــــ حتیٰ کہ وہ اس قدر ڈھیٹ ہو چکے ہیں کہ "پُرانی بربادیوں کے بعد نئی تباہیوں کو دعوت دیتے ہیں۔" اور نہ تو سنبھلتے ہیں اور نہ سبق حاصل کرتے ہیں ــــ اس لئے عنوان میں جس نتیجے کی نشاندہی کی گئی ہے وہ ثابت ہے ــــ!!

کاش! علمائے زمانہ کو اس طرح لیٹ لپیٹ کر بات کرنے کی بجائے ایمانی جرأت کے ساتھ سیدھی برحق بات کہنے کی سعادت ملتی کہ اس زمانہ کے مسلمان بھی دیگر اقوام عالم کی طرح اس قدر بگڑ گئے کہ اُن پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے تباہیوں اور بربادیوں کی سزا نازل ہو رہی ہے۔ اور یہ کہ سورت قصص کے اس بیان کے مطابق اس وقت بھی خدا کی طرف سے کسی جگہ "رسُول" کی بعثت نہ عمل میں آچکی ہے۔ جس کی زبانی خدائی سزا کے نازل ہونے سے قبل انہیں مناسب حد تک متنبّہ کر دیا گیا۔ اور اگر علماء کا یہ خیال ہے کہ کوئی رسُول تو آیا نہیں جس کے ذریعہ سے اس وقت دُنیا کو (بالخصوص بگڑے ہوئے مسلمانوں کو) بروقت متنبّہ کر دیا گیا ــــ اور خدا کی طرف سے مسلمانوں پر سزا وارد ہو رہی ہے تو علماء یاد رکھیں کہ اُن کا یہ خیال قرآن کریم کی اُس آیت کے صریحاً منافی ہے جس کا حوالہ دے کر انہوں نے مسلمانوں کو "وعظ" فرمایا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ظالم قرار پاتا ہے۔ سورت القصص کی مذکورہ بالا آیت کریمہ میں سزا سے قبل رسُول کے ذریعہ تنبیہ کرنے کا جو ذکر آیا ہے، اسی سے ملتا جلتا مضمون سورت بنی اسرائیل کی حسب ذیل آیت کریمہ میں بھی ہے جہاں فرمایا ہے کہ:۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (آیت ۱۶)

اور ہم کسی قوم پر ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کہ اُن کی طرف کوئی رسُول نہ بھیج دیں۔

اور جبکہ سورت القصص کی آیت سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ رسُول کے ذریعہ تنبیہ کئے بغیر کسی بستی کو ہلاک کر دینا خدا تعالیٰ کی شانِ ربّی کے منافی ہے۔ ورنہ وہ ظالم ٹھیرتا ہے۔ اور جس صورت میں کہ اس وقت جو دُنیا پر طرح طرح کے عذاب آرہے ہیں حتیٰ کہ "مسلمان" کہلانے والے بھی اپنی غفلتوں، سرکشیوں اور بداعمالیوں کے سبب جادۂ اعتدال سے ہٹ چکے ہیں۔ اور آئے دن کی تباہیوں اور بربادیوں کی شکل میں خدا تعالیٰ کی سزا کا کوڑا اُن پر برس رہا ہے تو کہنے دیجئے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کی پوزیشن میں خدا کا رسُول یقینی طور پر مبعوث ہو چکا، یہ علیحدہ بات ہے کہ علماء کی نگاہیں اُس کی شناخت سے محروم رہیں ورنہ اس کی صداقت پر تو زمین و آسمان میں ظاہر ہونے والے صدہا نشانات گواہی دے چکے ہیں، اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ؎

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْحُ جَاءَ الْمَسِيْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

جماعتِ احمدیہ اس پختہ عقیدہ پر قائم ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں

اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے عظیم الشان نمونہ کی کامل اتباع کی جائے

آپ کا وجود اس کائنات کے لئے سراپا رحمت ہے اس لئے ہماری زبانوں پر ہمیشہ درود جاری رہنا چاہئیے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۳۱ صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "رحمۃ للعالمین" ہیں۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرے۔ آپ کی

کامل اتباع کرے

اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بے سُود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں اور لا حاصل ہے وہ حیات جو فیض سے خالی ہے۔ دراصل اس عالمین میں دو ہی زندگیاں قابل تعریف ہیں۔ ایک تو اللہ کی زندگی "اَلْحَیُّ" کی حیات ہے جو منبع ہے ہر خیر کا اور جس کی طرف سب تعریفیں لوٹتی ہیں۔ اور جس کے ذریعہ ہر وجود باقی رہتا ہے۔ اور دوسری قابل تعریف زندگی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جن کے طفیل انسان نے اپنے رب کو اس کی تمام عظمتوں کے ساتھ اور اس کے تمام حسن کے ساتھ اور اس کے تمام حسن و احسان کی قوتوں کے ساتھ پہچانا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی قرآن کریم کی ہدایت و شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہمیں اللہ تعالیٰ کا عرفان بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش مقصود نہ ہوتی تو پھر یہ کائنات ہی پیدا نہ کی جاتی۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پہلوں اور پچھلوں ہر دو کو نفع پہنچانے والی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت دنیا پر کائنات پر حاوی ہے۔ آپ کی رحمت کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی یہ کسی جگہ ٹھہرتی ہے۔ بلکہ زمان و مکان کے لحاظ سے علت غائی ہونے کی وجہ سے پہلوں پر بھی آپ ہی کے طفیل فیوض نازل ہوئے اور بعد میں آنے والوں نے جو کچھ پایا وہ بھی آپ ہی کی ذات کا کرشمہ ہے کیونکہ اگر آپ کے متعلق یہ کہنا درست ہے اور یقیناً درست ہے

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

تو روحانی طور پر بھی جو فیوض نظر آتے ہیں وہ آپ ہی کے طفیل حاصل ہوتے رہے ہیں آپ کے بغیر نہیں مل سکتے۔ دوسرے مادی فیوض ہیں چونکہ آپ کی وجہ سے اس کائنات نے خدا تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت کے بھی جلوے دیکھے اس لئے وہ فیوض بھی ہر مخلوق کو حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا دائرہ ہر جاندار اور ہر انسان تک ممتد ہے مگر روحانی فیوض آپ کے ماننے والوں پر نازل ہوتے تھے اسی طرح جو علمی فیوض ہیں وہ بھی ہر انسان پر ہوتے ہیں۔ آپ جو تعلیم لائے تھے اس میں بھی ہر انسان شریک ہے سب ہی اس کے مخاطب ہیں کیونکہ آپ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ ہی اس تعلیم میں بخل ہو سکتا ہے جو آپ پر نازل ہوئی چنانچہ دیکھ لیں آپ کو جنگیں لڑنی پڑیں مخالفوں نے آپ کو بہت دکھ دیئے آپ کے ماننے والوں کو شہید کیا اموال لوٹے لیکن جس وقت بھی

آپ کو یا آپ کے ماننے والوں کو

کہیں دُکھ نظر آیا، تو آپ نے اور آپ کے صحابہؓ نے دُکھ کو دور کرنے کی انتہائی کوشش فرمائی۔ جہاں بھی انسان کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا پایا۔ وہاں دنیوی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی زندگی کے سامان پیدا کرنے کی کوشش کی اور جہاں بھی جہالت کے اندھیروں کو دیکھا وہاں ان اندھیروں کو نور میں تبدیل کرنے کی سعی کی گئی۔

چنانچہ سپین میں جب مسلمان گئے تو وہ مظلوم انسانیت کی مدد کے لئے ہی گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور اس علاقے میں اللہ تعالیٰ نے اور

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور

پھیل گیا۔ یہ نور دو جہتوں میں نمایاں طور پر ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک علمی میدان میں اور دوسرے اخلاقی اور روحانی میدان میں۔ سپین میں مسلمانوں نے علمی میدان میں جو عظیم الشان ترقی کی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے نتیجہ میں اور اس ابدی حیات کی وجہ سے تھی جو بعد میں آنے والوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے ہوئی جس کا اس وقت کی دنیا بالخصوص عیسائی دنیا مقابلہ نہ کر سکی کیونکہ یہ وہی مقابلہ تھا۔ جو نور کو ظلمات سے ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں نے دنیوی علوم کو رائج کرنے کے لئے کئی تعلیمی ادارے اور یونیورسٹیاں قائم کیں۔ جن میں بہت سے بڑے بڑے پادری داخل ہوتے تھے۔ اور وہاں مروجہ علوم حاصل کرتے تھے۔ غرض مسلمانوں نے بخل سے کام نہیں لیا۔ کیونکہ بخل خدا تعالیٰ کی صفات سے تضاد رکھتا ہے۔ اس لئے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین بن کر دنیا کی طرف آئے تھے۔ آپ کے صحابہؓ بھی آپ کے رنگ میں رنگین تھے۔ اس لئے ان مومنین کی طرف بھی بخل منسوب نہیں ہو سکتا۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنا لیا اور خیر ہی خیر بن کر دنیا کی اس طرح خدمت کی کہ انسان کی آنکھ نے وہ جذبہ کسی زمانہ میں اور کسی قوم میں نہیں دیکھا افریقہ جس پر اب پھر تنزل کا زمانہ ہے۔ اور بہت سے لوگوں نے اسلام کو چھوڑ بھی دیا ہے اور اب

اندھیروں اور ظلمات کا علاقہ

بنا ہوا ہے اس میں اس زمانہ میں بھی جب کہ راہیں قریباً مسدود تھیں لوگوں کو دینِ واحد پر اکٹھا کرنے کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمان دُور دُور تک پہنچے۔ اور انہوں نے افریقہ میں بسنے والوں کے اندھیرے دور کئے۔ ان کی ترقیات کے سامان پیدا کئے اور ان کے دُکھوں کو سکھ سے بدل دیا۔ انہیں دین و دنیا کے علوم سکھائے اور ان کا اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کیا۔ جو انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی ہر جہت اور ہر لحاظ سے نفع مند اور فیض رساں زندگی ہے۔ آپ کا یہ فیض آپ کی قائم رہنے والی روحانی حیات ہے جس کے نتیجہ میں پچھلے چودہ سو سال میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں نے

...کے فیض سے بہرہ ور ہوتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم سے ایک ...ہ تعلق پیدا کیا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا۔ یہ دروازہ آج بند نہیں اور نہ ...ت تک کبھی بند ہوگا۔

"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"
(آل عمران ۳۲)

...رد سے ہر وہ شخص جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کے ذریعہ ...تعالیٰ کی محبت کی تلاش میں نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو پائے گا۔ اور ...کی زندگی اندھیروں سے نکل کر اللہ تعالیٰ کے نور میں داخل ہو جائے گی۔ ...اس کی زندگی ایک منور زندگی، ایک مسرور زندگی، ایک کامل زندگی اور ایک نفع ...ش زندگی بن جائے گی۔ اُمّتِ محمدیہ میں بعض ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جو یہ سمجھتے ...ہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے

ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی

...فا نہیں ہوئی تھی اور آپ کے ذریعہ سے فیوض اور برکات اور رحمتیں حاصل نہیں ...ی جا سکتیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں۔ جماعت احمدیہ تو اس پختہ عقیدہ پر قائم ...ہے کہ ہمارے پیارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں آپ کی زندگی ...ثبوت یہ ہے کہ دنیا کی نگاہوں میں دھتکاری ہوئی اس جماعت میں ہزار ہا خدا ...کے ایسے بندے پیدا ہوتے رہے ہیں اب بھی ہیں اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے ...ر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیوض و برکات سے حصہ لیتے ہیں اور جن کی زندگیوں ...میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی رہی ہے۔ اور ایک قسم کی مردنی جو دوسروں میں نظر آتی ...ہے۔ اس سے نجات حاصل کی ہم نے ایک ایسی زندگی پائی جو حقیقی زندگی ہے یعنی ...وہ زندگی جو خدا تعالیٰ سے ایک پیار اور زندہ تعلق پیدا کرنے کے بعد انسان ...کو ملتی ہے۔

چنانچہ اس پیارے اور زندہ تعلق کو پانے کے بعد، خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے بعد خدا تعالیٰ کی

ذات وصفات کی معرفت

حاصل ہو جانے کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کے دریافت کر لینے کے بعد اور پھر اس عظمت اور اس شان اور اس حسن اور اس احسان سے عملاً اپنی زندگیوں میں ایک تبدیلی محسوس کر لینے کے بعد انسان ایک طرف تو اپنے خدا کے ذکر میں ہمیشہ محو رہنے والا بن جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کی زبان پر ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درود جاری رہتا ہے۔ ایسی صورت میں پھر اسے دنیا اور دنیا داروں کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

اگر ہم اس کائنات پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اصل میں دو ہی زندگیاں نظر آتی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا۔ اور اس کی ہر چیز میں بے شمار صفات پیدا کیں۔ اور مخلوق میں سے ہر چیز کو انسان کا خادم بنایا دیا۔ ہمارا محبوب اللہ جس نے انسان کو انفرادی طور پر بھی اور نوع کے لحاظ سے بھی اتنی طاقت دی کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ خدام سے خدمت لے سکے۔ یہ وہی قادر ہستی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے بے نظیر وجود اور صفاتِ باری کے مظہر اتم کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ بنایا۔ آپ کے اسوہ پر چل کر اور آپ کی زندگی کا مطالعہ کر کے ہم نے کامیابیوں اور کامرانیوں کو حاصل کیا۔ یہ آپ کا عظیم الشان نمونہ ہی ہے جس کی اتباع کر کے اور جس کی غلامی میں آکر اور آپ کے خادم بن کر ہم نے اپنے ربّ کریم کا پیار حاصل کیا۔ یہی حقیقی کامیابی ہے جس کے بعد ہمیں کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی ہے اور نہ ہی کسی اور کی طرف توجہ کرنے کی کوئی حاجت باقی رہتی ہے۔

پس حقیقتاً یہی دو زندگیاں ہیں جو عظیم شان رکھتی ہیں باقی ہر زندگی انہیں کے طفیل ہے۔ ایک اللہ جل شانہٗ کی حیات ہے جو منبع ہے ہر حیات کا۔ اور ایک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جو ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا۔ آپ کا وجود اس کائنات کے لئے سراپا رحمت ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی کمال ہے کہ انسان کے لئے ایسے سامان پیدا کئے گئے کہ وہ اپنے مجاہدہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے قابل ہو اور اپنے

خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا ہو اس لئے ہماری زبانوں پر ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے جاری رہنے چاہئیں اسی طرح ہماری زبانوں پر ہمیشہ درود رہنا چاہیئے۔ محسن انسانیت حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ آپ نے بنی نوع سے جو پیار کیا ہے اس کے زندہ رکھنے کی کوشش ہمیشہ جاری رہنی چاہیئے تاکہ اس پیار کے نتیجہ میں جو ہمارے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موجزن ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا پیار بھی حاصل ہو جائے۔ خدا کرے کہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا ہو"۔

جناب ایس ایس سندھاوالیہ صاحب جج پنجاب اینڈ ہریانہ ہائی کورٹ چنڈی گڑھ

کی قادیان میں تشریف آوری

قادیان ۱۴ فروری جناب ایس ایس سندھاوالیہ صاحب جج پنجاب اینڈ ہریانہ ہائی کورٹ چنڈی گڑھ مقامی سکھ نیشنل کالج کی سالانہ کانووکیشن کی تقریب کی صدارت کے لئے تشریف لائے۔ اس معزز مہمان کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانہ (دوپہر کے کھانے) کی دعوت میں محترم سردار بلونت سنگھ صاحب ایم اے پرنسپل کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی مدعو تھے۔ وہاں آپ سے تعارف ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور آپ کی خواہش پر جناب جسٹس صاحب مع مسز جسٹس احمدیہ محلہ میں تشریف لائے۔ اور بہشتی مقبرہ کی ظاہری صفائی کے علاوہ اس کی غرض و غایت معلوم کر کے محظوظ ہوئے مساجد مبارک واقصیٰ اور دار المسیح میں بیت الدعا اور بیت الفکر دیکھنے کا موقع ملا۔ اور شعبہ نشر و اشاعت کے شو روم میں اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی آپ کے علم میں آئیں شو روم میں تعمیر مساجد اور تراجم قرآن مجید اور اس کے نتیجہ میں ترقی پذیر اشاعت اسلام کے تصویری مناظر دیکھ کر بہت خوش ہوئے چنانچہ کتاب زائرین (Visitors Book) میں آپ نے رقم فرمایا۔

I visited the sacred area of Ahmadiyya Sect today. I am very much impressed.

Sd/-

قرآن مجید انگریزی، لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلامی اصول کی فلاسفی، فلسفہ توحید اور دیگر انگریزی، اردو، گورمکھی لٹریچر آپ نے بخوشی قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیان آکر مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ ہم پھر کسی وقت زیادہ وقت کے لئے یہاں آئیں گے۔

محترم صاحبزادہ صاحب اس ڈیڑھ گھنٹہ کے قیام میں ساتھ رہے اور آپ کو جماعتی حالات سناتے رہے دیگر احباب جماعت بھی ساتھ تھے محترم ... صاحب لنگر خانہ کی درخواست پر معزز مہمانوں نے چائے بھی نوش فرمائی۔ اس موقع پر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت ملیہ ..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

اخبار قادیان

مورخہ ۹ کو عزیز مبارک احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب اسلم کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز فرماتے۔

مورخہ ۱۸ کو مکرم شیخ رشید احمد صاحب مع اہلیہ و بچہ ذیبیا سے زیارت مقامات مقدسہ کے لئے تشریف لائے اور مورخہ ۱۹ کو واپس تشریف لے گئے موصوف مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے داماد ہیں۔ مورخہ ۲۲ کو مکرم نذیر احمد صاحب ڈنگی درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی اللہ تعالیٰ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی کی طبیعت پہلے سے قدرے بہتر ہے لیکن تا حال چل پھر نہیں سکتے احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مورخہ ۲۱ مکرم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب سرینگر سے زیارت مقامات مقدسہ کے لئے تشریف لائے اور مورخہ ۲۴ کو واپس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۲۲ مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم محمد منور صاحب میر پارٹی پورہ سے زیارت مقامات مقدسہ کے لئے تشریف لائے اور مورخہ ۲۴ کو واپس تشریف لے گئے۔

ماہنامہ تجلّی دیوبند کی مایہ ناز تنقید پر تحقیقی نظر

واہ رے پوشش جہالت خوب دکھا آرٹس رنگ ⁕ جمعیت کی تائیدیں حملے کریں دیوانہ وار (مسیح موعودؑ)

از مکرم خواجہ عبدالمجید صاحب انصاری حیدرآباد

ماہ نامہ "تجلی" دیوبند دسمبر ۱۹۷۴ء نظر سے گزرا۔ مدیر محترم جناب عامر عثمانی صاحب نے اپنے اداریہ "آغاز سخن" میں مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط کے مضمون کو "پہشتبستان دہلی" میں چھپا تھا' جائزہ لیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنے مترشح الصرف قلم کو دوڑایا نہیں بلکہ رگیدا ہے۔ مدیر تشہیر کے اسی جائزہ پر تحقیقی نظر پیش کرتے ہوئے ہم نے ان فرسودہ اعتراضات کو عمداً چھوڑ دیا ہے جو مخالفین احمدیت کی طرف سے باوجود بارہا کے مدلل جوابات کے باربار ذکر کیا جاتا ہے۔

① واضح ہو کہ مدیر موصوف اس بات پر مُصر ہو رہے ہیں کہ مولانا فارقلیط صاحب نے قادیانی لٹریچر کا مطالعہ تو کچھ کیا نہیں اور لگے ہیں قادیانیوں کی حامی بھرنے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

• صاحب فہم وہ ہے جو کسی موضوع پر "سرگرم گفتگو" ہونے سے پہلے اس موضوع کے تمام پہلوؤں کا کم از کم اتنا تو مطالعہ کرلے کہ ضروری گوشوں سے واقف ہو سکے" (تجلی دسمبر ص۴ کالم ۱)

پھر آگے رقم فرماتے ہیں:۔

• قادیانی گروہ .. .. کے لٹریچر کا ایک چوتھائی بھی انہوں نے نہیں پڑھا" (ص۶ کالم ۱)

اس سلسلہ میں ہم کچھ "اور نہیں" صرف اتنا ہی کہنا چاہیں گے کہ خود جناب عامر عثمانی صاحب نے "قادیانی لٹریچر" سے قطع نظر صرف حضرت مرزا صاحب کی کتنی کتب بالاستیعاب مطالعہ فرمائی ہیں؟ اور کس نیت سے؟ امید ہے کہ موصوف اس پر خود بھی غور فرمالیں گے۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ یہ لوگ نہ تو خود احمدیت کا مطالعہ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو پڑھنے دیتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمہ دانی کا دعویٰ نہ صرف برقرار ہے بلکہ دوسروں کو اس امر کا طعنہ دیتے ہیں کہ انہوں نے احمدیت کا لٹریچر نہیں پڑھا۔ اگر عامر صاحب نے بھی مطالعہ کیا ہوتا تو ان کے خیالات یقیناً مختلف ہوتے۔ اور انہی اعتراضات کا اعادہ نہ کرتے جن کے مدلل جواب دیئے جانے کے باوجود ہر مخالف اندھا دھند بیان کرتا چلا جاتا ہے۔

② مولانا عامر عثمانی صاحب نے اپنے اس جائزہ میں ایک بات بڑی معقول کہی ہے۔

اگر ۱۰ سے آپ نے فارقلیط صاحب پر اعتراض کے جواب میں پیش کیا ہے لیکن جہاں تک اصول کا تعلق ہے یہ ٹھیک اور درست موقف کا اظہار ہے۔

"نہ انھوں نے علم حدیث سے کوئی واقفیت حاصل کی' حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا مسئلہ حدیث ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ انہوں نے قرآن کو دیکھا۔ حالانکہ احادیث رسول کا سرچشمہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نہیں۔" (ص۶ کالم ۱)

③ حضرت ابوبکرؓ کی منکرین زکوٰۃ کے خلاف فوج کشی کو مقالہ نگار سزائے ارتداد کے طور پر پیش کرتے رہیں۔ یا تو تاریخ پر عدم تدبر کا نتیجہ ہے یا پھر صحیح تاریخی واقعات کو جان بوجھ کر غلط رنگ میں پیش کرنے کی مکروہ کوشش ہے!!

حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے جن منکرین زکوٰۃ کے خلاف لشکر کشی فرمائی' یا جن مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لئے فوجیں روانہ کیں' وہ سب کے سب حکومت کے باغی تھے۔ انہوں نے ٹیکس دینے سے انکار کر دیا تھا۔ حکومت کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ اور حکومت کے مقرر کردہ عاملین کو پریشان اور قتل کرنے کے درپے ہو رہے تھے۔ مسیلمہ تو مدینہ پر بھی حملہ آور ہو گیا تھا۔ نہ تو وہاں ارتداد کی سزا کا کوئی معاملہ تھا۔ اور نہ ہی مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کا کوئی مسئلہ تھا۔

اس سلسلہ میں ہمارے لٹریچر میں لاجواب دلائل پیش کئے جا چکے ہیں۔

④ مولانا فارقلیط صاحب کی پیش کردہ ڈیفی نیشن اور تعریف کو کہ

"مسلمان وہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا یا سمجھتا ہے۔"

عامر صاحب نے نامعقول قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ تعریف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا خلاصہ ہے جس میں حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ

"جو ہماری طرح قبلہ رو نمازیں پڑھتا اور ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے۔ (اسلام پر کاربند ہوتے ہوئے زبان حال سے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر رہا ہے) وہ مسلم ہے"

پھر مزید تنبیہ کے لئے اضافہ فرمایا کہ

"اس کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔ پس خدا اور اس کے رسول کی ذمہ داری کو مت توڑو۔"

(یعنی اس تشریح کے بعد زیادہ بک بک غیر ضروری ہے۔ یہ خدا اور رسول کا ذمہ ہے کہ اُسے مسلمان سمجھیں۔ تم جس قدر کہا گیا ہے اُسے گرہ میں باندھ لو اور بس۔)

⑤ یہ جو آپ نے لکھا کہ

• وہ شخص یا گروہ مسلمان نہیں ہو سکتا جو عقائد و نظریات کے رُخ پر اسلام کے اساسی ضابطوں سے منحرف ہو جائے۔"

(ص۶ کالم ۲)

وہی بات ہوئی کہ گو بلز نے کہا تھا کہ جھوٹ بولو اور اس قدر اعادہ کرو کہ دنیا اسے سچ سمجھنے لگے۔ مدیر محترم! آپ لوگ کب تک ضابطۂ اساسی' بنیادی اصول اور بنیادی عقیدہ کی رٹ لگا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے؟ آخر کب اور کہاں خدا نے یا رسول خدا نے یا صحابۂ رسول نے اس عقیدہ کو بنیادی اور اساسی قرار دیا تھا۔ جسے آپ بنیادی اور اساسی سمجھتے اور سمجھاتے ہیں؟ سچ ہے کہ آپ کو خدا اور اس کے رسول کی تعلیمات سے کیا غرض! آپ کے رسول تو مودودی صاحب ہیں جن کا یہ اعلان ہے کہ "جھوٹ اس کی (اسلام کی) نگاہوں میں ایک بدترین بُرائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں کہ جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء)

⑥ جماعت پر فتویٰ کفر کو حق بجانب قرار دینے کے لئے بطور بنیاد یہ کہنا انتہائی غیر تسلی بخش ہے کہ

"یہاں علمائے حق نے کفر کا فتویٰ ٹھیک ان تصریحات اور مزعومات پر دیا ہے جنہیں خود قادیانی حضرات نہ صرف زبان و قلم سے دہراتے چلے جا رہے ہیں بلکہ ان کی طرف خلوق کو دعوت دیتے رہیں۔" (ص۸ کالم ۲)

درآنحالیکہ مقالہ نگار نے مولانا فارقلیط صاحب کے پیش کردہ اصول کو خود تسلیم کیا ہے کہ

"ہمارے اسلاف نے یہ اصول مقرر کیا ہے کہ کسی کی بات کی ایسی توجیہہ کرنا جو قائل کو منظور نہ ہو' باطل ہے ......

بقیہ قادیانی حضرات سے ہی پوچھو کہ مرزا صاحب نے خاتم النبیین کی کیا تشریح کی ہے۔" (ص۸ کالم ۲)

صاف بات ہے اس اصول کو آپ قبول فرماتے ہیں۔ مگر اپنے لئے نہیں۔ اس لئے کہ موصوف کا عمل اس کے برخلاف ہے۔ کئی باتوں میں احمدیوں کی تشریح و تفصیل واضح طور پر سامنے آجانے کے باوجود مخالفانہ باتوں پر بنیاد رکھ کر فتوے لگاتے چلے جانا یا ایسے فتاوی کی تائید کرتے چلے جانا اس امر کا واضح ثبوت ہے۔

⑦ پھر پاکستانی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وکالت کرتے ہوئے مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

• پاکستان کی متعلقہ کمیٹی نے مستند قادیانی رہنماؤں کو پورا موقعہ دیا کہ وہ خود اپنی زبان سے اپنے عقائد کا اظہار کر سکیں تاکہ یہ شکایت نہ رہے کہ ہمارے عقائد کی غلط ترجمانی کر کے فیصلہ دے ڈالا گیا۔ تو انہوں نے بھی ٹھیک وہی عقائد ظاہر کئے جنہیں کسی بھی نرم سے نرم تاویل کے ذریعہ اسلام سے نہیں جوڑا جا سکتا۔ .... اور کسی ایک بھی ممبر کو ایسی گنجائش نہ مل سکی کہ اس فیصلے کے خلاف ووٹ ڈالے۔" (ص۸ کالم ۱)

یہ محض مقالہ نگار کا مفروضہ ہے۔ معلوم نہیں مقالہ نویس نے کب اور کہاں پڑھ یا سن لیا ہے کہ اسمبلی میں احمدیوں نے یہ یہ باتیں پیش کیں یا اس قسم کے بیان دیئے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسمبلی پاکستان کی جملہ کارروائی صیغہ راز میں رکھی گئی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ اس میں احمدیوں کے مؤقف کو مخالفین کے مؤقف پر برتری اور فوقیت حاصل تھی۔ بالکل اسی طرح جس طرح ۱۹۵۳ء کے موقعہ پر حاصل تھی۔ اگر یہ صورت نہ تھی تو کارروائی کو صیغۂ راز میں رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی ـــــ رہی کسی ایک ممبر کے بھی اختلاف نہ کرنے کی وجہ تو یہ ممبران کی اخلاقی جرأت کے فقدان یا حالات کی مجبوری کا نتیجہ ہے۔ نہ یہ کہ من کل الوجوہ سب کا اتفاق تھا۔ غور تو فرمایئے! اس وقت ملک میں احمدیت کے خلاف ایک شور برپا تھا۔ جائیدادیں لوٹی اور جلائی جا رہی تھیں۔ ایسے وقت میں کیونکر ممکن تھا کہ کچھ ممبران اسمبلی حق کی تائید کر کے اپنی جانوں اور جائیدادوں کو داؤ پر لگاتے۔

⑧ جناب عامر عثمانی صاحب نے اپنی معلومات اور جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے وسیع واقفیت اور گہرے مطالعہ کا بہت ڈھنڈورا پیٹا ہے اس کا نمونہ یہ ہے کہ آپ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصنف کتاب "حقیقۃ النبوۃ" کو مرزا صاحب کا خلیفہ اوّل لکھتے ہیں حالانکہ وہ خلیفہ ثانی تھے۔ اسی طرح ص۸ پر ان

چودہ صدیوں میں [illegible] صوفیاء [illegible] متکلمین، مجتہدین اور راسخین [illegible] نے جس تشریح [illegible] سے کسی ذکر فرمایا ہے جبکہ [illegible] آپ نے [illegible] سے گھڑنا کر دیا ہوا ہے [illegible] [illegible] تمام [illegible] ان کے کام ہو سکتے ہیں۔

[illegible] طرح کی نادانی اور دیدہ دلیری سے بڑا وہ دعوے [illegible] مدیر کی دیدہ اسلامی کو ہرگز زیب نہیں دیتے۔ آخر احمدی بھی تو ان مسلمہ محدثین، مفسرین، مجتہدین، متکلمین اور صوفیاء کی کتابوں سے اپنے لئے تائید حاصل کرتے اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا کوئی بھی دعویٰ ایسا نہیں ہے جسے ہمارے اور آپ کے مشترکہ اکثر قابلِ احترام آئمہ و مجتہدین کی تائید حاصل نہ ہو۔ ختم نبوت کے عقیدہ میں آپ جانتے ہیں، بیشتر ہی [illegible] کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے، احمدیوں کے موقف کے مؤید ہیں۔ ہمارے لٹریچر میں بارہا اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ ان سب کو نظر انداز [illegible] یہی کہے جاتے ہیں کہ احمدیوں نے ختم نبوت کی باطل تشریح کر لی۔ ہم کچھ اور تو نہیں، صرف [illegible] اس جگہ لکھ دینا کافی سمجھتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہم آپ کی بہادری کو تسلیم کرلیں گے اگر آپ [illegible] کے لٹریچر سے پیش کردہ ان مشترکہ [illegible] در بارہ ختم نبوت کو چیلنج کے طور پر قبول فرما کر اپنے کسی مضمون میں ان کا رد کر دیں یا پھر لکھ دیں کہ بوجہ اس اختلاف عقیدہ کے جو ان ائمہ کو حضرات مودودیاں سے ہے، ہم انہیں امام اور مجتہد نہیں تسلیم کرتے اور اُن پر بھی وہی فتویٰ صادر کرتے ہیں جو احمدیوں پر صادر ہے۔

(۹) اپنے مضمون زیرِ بحث کے صفحہ ۱ پر بریلویوں کے فتویٰ کے مقابل آپ نے اہلِ دیوبند وغیرہ کی بریت ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور دلیل یہ دی ہے کہ قائل یعنی دیوبندی حضرات بار بار یہی کہہ رہے ہیں کہ

"ہمارا منشاء تم غلط سمجھ رہے ہو۔ مگر بریلوی حضرات اُن کی تشریحات کو سنتے ہی نہیں۔ اور برابر فتوؤں کی گردان کئے چلے جا رہے ہیں۔"

(صفحہ ۱ کالم ۲)

[illegible] مدیر محترم بھی اپنے گریبان میں منہ [illegible] کہ ہمارے مقابلے میں ان کا اپنا [illegible] رویہ ہے۔ یہ اور بات ہے کہ موجب [illegible] عنادیتِ قلبی کے باعث اس امر کا [illegible] ہی ختم ہو چکا ہے۔

زیرِ نظر مضمون میں مدیر شہیر کے خانہ [illegible] اثر کی تضاد نگاری بھی قابلِ مطالعہ ہے [illegible] کالم ۲ میں آپ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب [illegible] فرمایا ہے کہ

[illegible] اللہ پر نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوگیا۔ میری نبوت، رسول اللہ کے سوا تمام انبیاء کی نبوت سے افضل و برتر ہے۔"

دوسری جگہ آپ یوں رقمطراز ہیں:۔

"مرزا صاحب نے صریح و قطعی الفاظ میں خود کو تمام انبیاء سے افضل و برتر قرار دیا اور پورے زور و شور سے کہا کہ جو بھی عظمت و رفعتِ شان و اہلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصّہ میں آئی تھی، وہ سب کی سب میرے بھی حصّے میں آگئی ہے۔ بلکہ بعض اعتبار سے میں ان پر بھی فوقیت لے گیا ہوں" (صفحہ ۱ کالم ۲)

فرمایئے! کس بات کو درست اور کس کو نادرست قرار دیا جائے؟

(۱۱) صفحہ ۱۱ اور صفحہ ۱۲ پر جو حوالے مضمون نگار نے حضرت مرزا صاحب کی کتابوں سے دئے ہیں، گو کہ "شبستان" سے نقل کردہ ہیں، جیسا کہ آپ نے اظہار کیا ہے۔ لیکن اگر آپ ان حوالوں کو اصل کتابوں سے ملا کر دیکھ لیتے اور کچھ آگے اور پیچھے سے مضامین کو مطالعہ فرما لیتے تو یقیناً آپ کو انہیں یہاں درج کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ قطع نظر اس کے ہم اپنے طور پر ان کا جواب دیتے ہیں۔

اعتراض ۱: ایک غلطی کا ازالہ (اشتہار) میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء الخ کے الہام میں رسول اللہ سے مراد میں ہوں اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲ صفحہ ۵ مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۱۵ء)
(شبستان ستمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۱)

جواب: اس میں اعتراض کی صورت تب ہوتی اگر عبارت میں "الہام" کا لفظ نہ ہوتا۔ افسوس کہ معاند و مخالف، عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تلبیس کی راہ اختیار کرتے ہوئے اس صاف بات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ کیا کسی نیک مسلمان کو قرآنی الفاظ میں الہام ہونا اسلامی مسلّمات کے منافی ہے؟

اعتراض ۲:

"اس کے (نبی کریم صلعم) کے لئے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۷۱)

جواب: یہ عبارت دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی شعر کا مفہوم ہے۔ وہ شعر یوں ہے ؎

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

(اُردو ترجمہ جو اوپر دیا گیا ہے خود حضرت مسیح موعودؑ کا کیا ہوا ہے)

اس قصیدے میں شعر زیرِ بحث سے قبل کے پانچ شعر یہ ہیں۔ ترجمہ خود صاحبِ تصنیف حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا کیا ہوا ہے

۱۔ اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں۔ پس میں اس کی آلِ برگزیدہ ہوں جس کو ورثہ پہنچ گئی۔

۲۔ اور میں کیونکر اس کا وارث بنایا گیا جبکہ میں اس کی اولاد میں سے نہیں ہوں۔ پس اس میں فکر کر کیا تم میں کوئی فکر کرنے والا نہیں۔

۳۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بے اولاد ہونے کی حالت میں وفات پائی۔ جیسا کہ دشمن بدگو کا خیال ہے

۴۔ مجھے اس کی قسم جس نے آسمان بنایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے میری طرح اور بھی بیٹے ہیں اور قیامت تک ہوں گے۔

۵۔ اور ہم نے اولاد کی طرح اس کی وراثت پائی۔ پس اس سے بڑھ کر اور کون سا ثبوت ہے جو پیش کیا جائے۔

ان اشعار کے بعد وہ شعر ہے جو زیرِ بحث ہے۔ اور جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

غرض شعر زیرِ بحث یا اس کے مفہوم میں تفاخر یا بڑائی یا مقابلے کا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ ایک واقعہ کا اظہار ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر اللہ تعالیٰ نے ایک نشانِ خسوف عطا فرمایا تھا اور وہ آپ کی سچائی کی دلیل تسلیم کیا گیا تھا۔ تو کیونکر تم اب دو دو نشانوں کو دیکھ کر بھی انکاری ہو سکتے ہو۔ اگر تم نے ان دو نشانوں کو دیکھ کر بھی کوئی اثر نہیں لیا تو یہی سمجھا جائے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نشانِ خسوف بھی تمہارے نزدیک کوئی حیثیت اور اہمیت نہیں رکھتا۔ پھر اس میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان ہستی کے لئے ایک ہی نشانِ صداقت کافی ہو گیا۔ میرے رتبہ کے لحاظ سے اور میری صداقت کو منوانے کے لئے دو نشانوں کی ضرورت پڑی۔

اعتراض ۳: ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء)

جواب: معترض معاند اس ساری نظم کو نہیں دیکھتا، بلکہ محض کج بحثی کے پیشِ نظر صرف آخری شعر کو لے بیٹھتا ہے۔ لیجئے ہم اس نظم کے سارے اشعار یہاں نقل کرتے ہیں۔ آپ خدا کو حاضر ناظر جان کر بتائیں کہ اس میں اعتراض کا پہلو نکلنے کی بجائے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان کا بیان ظاہر و باہر ہے ؎

زندگی بخش جامِ احمد ہے ۔ کیا ہی پیارا یہ نامِ احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا ۔ سب سے بڑھ کر مقامِ احمد ہے
باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا ۔ میرا بستاں کلامِ احمد ہے
ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔ اس سے بہتر غلامِ احمد ہے

اعتراض ۴:

"میری شان عیاں ہے وما ینطق عن الھویٰ یعنی مرزا اپنی خواہش سے نہیں بولتا" (اشتہار انعامی پانچ سو روپیہ)

جواب: اس میں بھی اعتراض کی کیا بات ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ کیا معترض نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا وہ ارشاد نہیں پڑھا کہ آپ نے فرمایا کہ میں اُس وقت تک نہیں کھاتا جب تک خدا نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر کھا۔ اور اس وقت تک نہیں پہنتا جب تک کہ ارشادِ باری نہیں ہوتا کہ اے عبدالقادر پہن۔

اعتراض ۵:

"کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کر لی ہے مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۴۷-۵۴۸)

(منجملہ ایسے ہی اعتراضات کے اس اعتراض کا بھی بارہا مفصّل جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر مخالف بار بار اس کا اعادہ کرتے رہتے ہیں)

جواب: یہ عبارت اصل میں عربی ہے جس کا پیش کردہ اُردو ترجمہ آپ کا (یعنی صاحبِ مضمون معترض کا) کیا ہوا ہے۔ حالانکہ آئینہ کمالاتِ اسلام اس وقت کی تحریر کردہ ہے جب حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا مسلمانوں سے کوئی خاص اختلاف نہیں تھا اسی لئے تو آپ اس کے صفحہ ۵۳۵ پر ملکہ وکٹوریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

ترجمہ:۔ اے ملکہ میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمان تیرا بازو ہیں۔ پس تو ان کی طرف نظرِ خاص سے دیکھ۔ اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔ اور ان کی تالیفِ قلوب کر اور ان کو اپنا مقرب بنا ——

آپ کے اوپر والے اعتراض میں جو لفظ "ذریّۃ البغایا" عربی عبارت میں ہے اور جس کا ترجمہ آپ نے "کنجریوں اور بدکاریوں کی اولاد" کیا ہے، اس کے ہرگز وہ معنے وہاں بیان نہیں ہوئے اور تفسیر القول بما لا یرضیٰ بہ قائلہ جائز نہیں!

گو کہ "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں عبارت عربی زبان میں ہے اور وہاں حضرت نے کوئی اُردو ترجمہ درج نہیں فرمایا۔ لیکن یہی لفظ "ذریّۃ البغایا" آپؑ نے مخالفین کے لئے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں بھی استعمال فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی اُردو ترجمہ بھی خود ہی دے دیا ہے کہ "سرکش انسان"۔ اس لئے ان صریح معنوں کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دینا اور از خود قابلِ اعتراض معنے بنا لینا اور اس پر اصرار کرتے چلے جانا کہاں کی دیانتداری ہے؟

اعتراض ۶:۔

"بلاشبہ ہمارے دشمن بیابانوں کے
خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں
سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ ص۱۰)

جواب :- یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی شعر ہے ؎

اِنَّ العِدیٰ صَارُوْا خَنَازِیْرَ الفَلَا
وَنِسَاءُھُم مِنْ دُوْنِھِنَّ الْاَکْلُبُ

جن لوگوں کے مقابلے میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان کی تحریرات کو جو انہوں نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے خلاف لکھیں اور اس زبان کو جو انہوں نے مسیح زمان کے مقابل استعمال کی، آپ نے پڑھا ہے؟ ہمیں یقین ہے کہ آپ کو اس کی فرصت نہیں ہاں محض مخالفت کے اندھے جوش میں ہرزہ سرائی اور بے بنیاد و بلا تحقیق الزامات کا طومار اپنے سر لینا، آپ کی عدیم الفرصتی کے مانع نہیں ہوتا —— خنزیر ترائی اور غلاظت سے رغبت کی وجہ سے بدنام ہے۔ اگر انسان بھی یہی عادات اپنالے اور یہی صفات اپنے لئے پسند کرلے تو آپ ہی فرمائیں اُسے کیا کہا جائے؟ قرآن مجید نے بھی ایسے لوگوں کو جو شرارت سے باز نہیں آتے یہی خطاب دیا ہے۔ ملاحظہ ہو فمثلہ کمثل الکلب (اعراف ع ۲۲) کمثل الحمار (جمعہ ع۱) جعل منھم القردۃ والخنازیر (مائدہ) (یعنی کتا، گدھا، بندر اور سور)

اعتراض ۱۰ :-

"جو شخص ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا
تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو
ولد الحرام بننے کا شوق ہے"
(نور الاسلام ص۳۰)

جواب :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی کو گالی نہیں دی بلکہ مخالف علماءِ سوء کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا تھا کہ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء کہ آسمان کے نیچے جس قدر بھی مخلوق ہے، اُن سب سے بدترین ہوں گے۔ یعنی ولد الحرام ہونا اگر مخلوقِ خدا کے لئے بدترین داغ ہے تو ان علماء کی پیشانیوں کا داغ اس سے بھی بڑھ کر اور بدنما ہوگا۔ گویا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا انتہائی نرم ترجمہ آپؑ نے کردیا ہے ورنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تفضیلِ کُل کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ

لیس کلامنا ھٰذا فی خیارھم بل فی اشرارھم (الہدیٰ ص۱۸۵)

کہ ہم نے یہ جو کچھ لکھا ہے وہ شریر علماء کی نسبت لکھا ہے ورنہ جو مخالف علماء شریر نہیں، وہ اس میں شامل نہیں۔ ایک اور جگہ تحریر فرمایا :-

"ہم نیک علماء کی ہتک اور شرفاء کی توہین سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ ایسے لوگ مسلمان ہوں، خواہ عیسائی، خواہ آریہ" (لجۃ النور ص۶۶)

آپ اپنے علمائے کرام میں اس کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں اور شرم کھائیں!

۱۔ "اب اسلام کا صرف نام، قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے ...... علماء ان کے بدتر اُن کے ہیں جو نیچے زمین کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں۔ انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔"

(اقتراب الساعۃ ص۱۲ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال)

۲۔ "غرض کہ اگر تم اِس اُمت میں یہود کا نمونہ دیکھنا چاہو تو ان علماءِ سوء کو دیکھ لو" (الفوز الکبیر فی اصول التفسیر اُردو ص۱۸ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی)

۳۔ "افسوس ہے ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی، رہبر، ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ ان میں یہ نفسانیت یہ شیطنیت بھری ہوئی ہے تو پھر شیطان کو کس لئے بُرا بھلا کہنا چاہیئے۔"

(اخبار اہلحدیث ۱۷ نومبر ۱۹۱۱ء)

۴۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب مشہور عالم اہل سنت والجماعت نے اہلحدیث لوگوں کے بارے میں جو لکھا ہے اُسے بھی پڑھیئے اور داد دیجئے۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اسے اپنے اخبار اہلحدیث میں نقل کیا تھا۔ پیر صاحب فرماتے ہیں۔

"بعض لوگوں سے پوچھا جاتا ہے کہ تم کون مذہب ہو تو اپنا مذہب نہیں بتلاتے۔ کہتے ہیں کہ ہم محمدی ہیں۔ خیر یہ حرامزادے کچھ کہیں، میں تو حنفی مذہب ہوں۔"

(اہلحدیث ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

آپ کو اپنے ایک عالم کی اس زبان پر شرم آئی؟

۵۔ اگر کوئی اندھا کسی کانے کو کانا ہونے کا طعنہ دے اور جواب میں وہ کانا پلٹ کر کہے کہ تم خود اپنے آپ کو دیکھ لو۔ اندھے ہو اور مجھے کانا ہونے کا طعنہ دیتے ہو، تو یہ کوئی گالی نہیں، اظہار واقعہ ہے۔ خود قرآن کریم نے اپنے منکرین کے لئے شرّ البریّۃ بدترین مخلوق (سورۃ البینہ) کالانعام (چوپائے) رجس (گندمجسم) (توبہ ع۱۲) زنیم حرامزادہ (القلم ع۱) (زنیم کے معنے ہیں حرامزادہ۔ تشریح کے لئے دیکھو تفسیر کبیر امام رازی زیر آیت لاتطع کلّ حلّاف مھین الخ)

مذکورہ تمام الفاظ دراصل گالی نہیں بلکہ ان بُرے لوگوں کی روحانی بُری حالت کا اظہار ہیں۔

۱۱۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کفار مکہ کا سفیر عروہ بن مسعود، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ جو قریب ہی کھڑے گفتگو سن رہے تھے، غصہ میں آگئے اور اس کو فرمایا اُمْصُصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ (بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد جلد ۲ ص۸۴ مصری و نیز ترجمہ بخاری مترجم اُردو جلد ۲ ص۱۱ شائع کردہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز لاہور بھی دیکھئے) اوپر والی بات کا جو انہوں نے ترجمہ کیا ہے۔ عروہ بن مسعود کی بات سن کر ابوبکرؓ نے غصہ میں ان سے کہا کہ "لات کی شرمگاہ چوس" (یہ عربوں میں نہایت سخت گالی سمجھی جاتی تھی) ۔ غور فرمائیے! عروہ بن مسعود حضرت ابوبکرؓ سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہے۔ پھر اس نے کوئی گالی نہیں دی۔ بلکہ صرف یہ کہا تھا کہ اے محمدؐ! اگر لڑائی میں ذرا بھی شدت پیدا ہو جائے تو یہ (مسلمان) آپ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔

(۱۲) تجلی ص۱۲ پر آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ :-

"قرآن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نہ تو قتل ہوئے نہ سولی دئے گئے بلکہ انہیں زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا"

اس عقیدے کو آپ نے اپنے اور قادیانیت کے درمیان مشترک فرض کرتے ہوئے آگے بڑھ جانے میں ہی عافیت سمجھی ہے۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کا اس بیان کو قرآن کی طرف منسوب کرنا دھوکہ، فریب، دغا اور کذب و دجل کے سوا کچھ نہیں۔ تعجب ہے کہ عامر عثمانی جیسے "علماء" جماعت پر تحریف قرآنی کا بہتان باندھتے ہیں مگر خود تحریف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تحریف معنوی تو دراصل اس کا نام ہے جو آپ نے فرمائی ہے قرآن میں جہاں عیسیٰؑ کا ذکر آپ نے تسلیم کیا ہے۔ وہاں "آسمان" پر اٹھالیا گیا میں لفظ "آسمان" اگر آپ دکھادیں تو ہم آپ کی قرآن دانی کے قائل ہوجائیں گے علماء کا کام عوام کو راستہ دکھانا ہے مگر جھوٹ کا نہیں۔ ہم کسی قسم کے سخت الفاظ سے آپ کو شرم دلانا مناسب نہیں سمجھتے۔ ہم دعاوی کے اپنے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ قرآن کریم پر ایسا افتراء!! ہمارا چیلنج ہے کہ اگر سچے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا ثبوت قرآنی الفاظ سے دیں۔ اور یاد رکھیں کہ قرآن کریم سے "آسمان" کا لفظ ہرگز نہ پیش کرسکیں گے!!

(۱۳) آخر میں ہم صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے فن حدیث کے بارے میں اپنی علمیت ثابت کرنے کے لئے مسلم کے صفحے کالے کئے ہیں۔ بخاری اور مسلم کے درجے کو نہایت مستند اور صحیح تسلیم فرمایا ہے۔ کیا ہم آپ سے پوچھ سکتے ہیں کہ مسلم کی حدیث میں آنے والے مسیح کو تو نواس بن سمعان کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو چار دفعہ نبی اللہ قرار دیا ہے، اس کا کیا مطلب۔ آپ کے پیشوا اور مقتداء مودودی صاحب تو مسیح کی آمد ثانی پر اسے مسلوب النبوۃ قرار دیتے ہیں۔ (حوالہ کے لئے دیکھئے مودودی صاحب کا رسالہ "ختم نبوت")

مسیح ناصری کے بارے میں ارشاد خداوندی یہ ہے کہ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ (آل عمران) کہ وہ تو صرف بنی اسرائیل کے لئے نبی بنائے گئے تھے۔ گویا کہ مودودی صاحب اُمت محمدیہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی معیاری شخصیت کی آمد کے منکر ہیں ہاں بنی اسرائیل کے ایک رسول کی آمد کو یقینی تصور کرتے ہیں۔ گویا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان (اور دنیا) والوں کے لئے نبی بنائے گئے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی اپنی آمد ثانی پر تمام دنیا کے لئے نبی ہوں گے۔ کیونکہ قرآن اُن کے مسلوب النبوۃ ہونے کا انکاری ہے۔ جیساکہ فرمایا

وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ (مریم) کہ اس نے (خدا نے) مجھے نبی اور مبارک وجود بنایا ہے۔ جہاں کہیں بھی میں رہوں۔ اسی لئے تو شیخ الاسلام مولانا حسین [illegible] کو کہنا پڑا تھا کہ :-

"مودودی صاحب تو رسول خدا صلعم کے بعد کسی بھی انسان کو معیار حق ماننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن کتاب و سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ رسول خدا کے بعد قیامت تک معیاری شخصیتیں آتی رہیں گی۔"

(رسالہ مودودی دستور اور عقائد کی حقیقت ص۴۱)

ہفتہ وقفِ جدید

مرکزی اعلان کے مطابق ہفتہ وقف جدید جس طرح مرکز میں اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ دہلی۔ کیرنگ۔ سنگرگڑھ۔ سنار گھاٹ۔ مریاکنی۔ الالور۔ حیدرآباد۔ کیرولائی۔ اودے پور کٹیا۔ ارکھ تلنہ۔ ... یارہ۔ پیتہ پریم۔ میں بھی منائے جانے کی تفصیلی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جو بدر میں عدم گنجائش کے باعث شائع نہیں کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے اور نیک نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید

احمدیہ وفد کا مدراس، کیرالہ اور کرناٹک کا تبلیغی و تربیتی دورہ

دو دوست بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہوئے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے مطابق جنوبی ہند کے تبلیغی و تربیتی دورہ کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس کے مطابق خاکسار ۵ر جنوری کو بمبئی سے روانہ ہو کر ۷ر جنوری کی شام مدراس پہنچ گیا۔

میلاپور (مدراس) میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۸ر جنوری کو بعد نماز مغرب میلاپور میں مکرم علی محی الدین صاحب احمدی کے مکان پر جماعت مدراس کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تربیتی امور پر تقریر کی جس کا خلاصہ تامل زبان میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے پیش کیا۔

ٹریونڈرم میں آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس

امسال کیرالہ کے صوبائی مرکز ٹریونڈرم میں ۱۱، ۱۲ر جنوری دو روزہ آل کیرالہ احمدیہ کانفرنس کامیابی سے منعقد ہوئی جس کی تشہیر ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ ہوئی۔ اس کی تفصیل رپورٹ اخبار "بدر" میں شائع ہو چکی ہے۔

میلاپالئم (تامل ناڈو) میں جلسہ

تامل ناڈو کے ضلع ترونیلویلی کے قصبہ "میلا پالئم" میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ احباب جماعت میں اخلاص اور تبلیغی تڑپ ہے۔ ان کی خواہش و اصرار پر ٹریونڈرم سے تبلیغی وفد جس میں مکرم حافظ صالح محمد صاحب ایم اے P.H.D۔ مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب فاضل۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل اور خاکسار شامل تھے، ۱۳ر جنوری کی صبح کو ٹریونڈرم سے روانہ ہو کر اسی شام کو میلا پالئم پہنچا۔ ایک پبلک مقام پر رات کو تبلیغی جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اراکین وفد نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ خاکسار کی تقریر کا مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل نے تامل زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

کروناگاپلی میں تبلیغی و تربیتی اجلاس

۱۴ر جنوری کی صبح کو خاکسار، مکرم حافظ صالح محمد صاحب اور مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب تو کروناگاپلی کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور باقی احباب مدراس کے لئے واپس روانہ ہوئے۔ ہم شام کو کروناگاپلی پہنچ گئے۔ مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار نے ایک گھنٹہ موجودہ جماعتی ابتلاء اور اس کے خوشکن نتائج پر تقریر کی۔ جس کا ترجمہ مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب نے کیا۔ ۱۵ر جنوری کو "جنگیشنری منزل" کے ملحقہ پلاٹ میں ایک تبلیغی جلسہ مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں صاحب صدر کی تقریر کے بعد خاکسار نے تقریباً دو گھنٹہ مسائل احمدیت پر اردو میں تقریر کی۔ جس کا ملیالم ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب کرتے گئے اس اجلاس میں مکرم حافظ صالح محمد صاحب ایم اے P.H.D نے بھی "اسلام اور فلکیات" پر ایک قابل قدر تقریر فرمائی۔

کالیکٹ میں ایک پبلک جلسہ

کروناگاپلی کے جلسہ سے فارغ ہو کر اسی رات کو ہمارا یہ وفد بذریعہ ٹرین کالیکٹ کے لئے روانہ ہوا۔ اور کئی سو میل کا سفر کر کے کالیکٹ پہنچا۔ ۱۶ر جنوری کی شام کو کالیکٹ کے ٹاؤن ہال میں ایک پبلک جلسہ کا پروگرام تھا۔

اس جلسہ کی صدارت مکرم جناب محمد صاحب ایم اے نے فرمائی۔ اس جلسہ میں مکرم حافظ صالح محمد صاحب نے "اسلام اور فلکیات" کے موضوع پر قریباً دو گھنٹہ ایک ولپذیر تقریر فرمائی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ بعد ازاں خاکسار نے "انسانی حقوق اور قرآن مجید" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ دونوں تقاریر کا ملیالم ترجمہ علی الترتیب مکرم ابن عبدالرحیم صاحب اور مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب نے کیا۔

۱۷ر جنوری کو کالیکٹ میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے احباب کو تبلیغی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ بعد نماز جمعہ مکرم حافظ صالح محمد صاحب ایم اے P.H.D سکندرآباد کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔

تربیتی اجلاس

بعد نماز مغرب "دارالسلام" کالیکٹ میں جماعت کا تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں خاکسار نے موجودہ جماعتی ابتلاء میں احباب جماعت کی استقامت کے روح پرور واقعات اور خوشکن نتائج کو بیان کیا۔ جو احباب جماعت کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئے۔

وائم پلم میں تبلیغی جلسہ

وائم پلم ضلع کالیکٹ میں ہمارے ایک مخلص دوست مکرم سی۔ کے علوی صاحب رہتے ہیں۔ آپ کے مکان کا نام "ربوہ منزل" ہے۔ ایک مخلص احمدی اور اچھے تاجر ہیں۔ ۱۸ر جنوری کو وہاں تبلیغی جلسے کے انعقاد کا پروگرام تھا۔ چنانچہ اس میں شمولیت کے لئے مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور خاکسار وہاں پہنچے۔ اور یہ جلسہ "وائم پلم" بازار میں منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے دو گھنٹہ مسائل احمدیت پر تقریر کی جس کا ملیالم ترجمہ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے کیا۔

کرولائی میں تبلیغی جلسہ

حسب پروگرام ۱۹ر جنوری کو "کرولائی" ضلع کالیکٹ میں بازار میں ہمارا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے فرمائی۔ اس جلسہ میں بھی خاکسار نے قریباً دو گھنٹے مسائل احمدیت پر تقریر کی۔ جس کا ترجمہ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

کنانور میں جلسہ

۲۰ر جنوری کی صبح کو مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور خاکسار کرولائی سے براستہ کالیکٹ، کیننانور کے لئے روانہ ہوئے۔ اور تین بجے شام وہاں پہنچ گئے۔ بعد نماز عشاء احمدیہ مسجد کے مغربی حصہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم جناب محمد صاحب ایم اے نے فرمائی۔ اس جلسہ میں پہلی تقریر مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے فرمائی۔ جس میں صداقتِ احمدیت کے دلائل کو پیش فرمایا۔ بعد ازاں خاکسار نے قریباً دو گھنٹے موجودہ جماعتی ابتلاء میں احمدیوں کی استقامت۔ اور جماعت احمدیہ کے عقائد کو بیان کیا۔ اس تقریر کا ملیالم ترجمہ جناب ابن عبدالرحیم صاحب نے کیا۔

کوڈالی میں تبلیغی و تربیتی جلسہ

حسب پروگرام ہمارا وفد ۲۱ر جنوری کو قبل از دوپہر کوڈالی پہنچا۔ وہاں شام کو بازار میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب منعقد ہوا جس میں خاکسار نے احباب جماعت کو تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار کی تقریر کا ملیالم ترجمہ مکرم مولوی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید نے کیا۔

پینگاڈی میں تبلیغی جلسہ

حسب پروگرام ہمارا وفد ۲۲ر جنوری کو کوڈالی سے پینگاڈی پہنچا۔ پینگاڈی میں ایک پرانی اور مخلص جماعت ہے۔ ہمارے ایک بزرگ مبلغ مولانا پی۔ سید اللہ صاحب ایچ اے مرحوم اسی بستی کے رہنے والے تھے۔ جنہوں نے شاندار تبلیغی خدمات سرانجام دی تھیں۔ جن کے علم کلام کے مخالفین احمدیت بھی قائل تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے اہل و عیال کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرالہ مولانا مرحوم کے ہی داماد ہیں۔

پینگاڈی میں ایک خوبصورت اور کشادہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ کیونکہ پہلی مسجد جماعتی ضروریات کے لئے مکتفی نہ تھی۔ اس مسجد کے صحن میں ہمارا تبلیغی جلسہ بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم جناب محمد صاحب ایم۔ اے منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے برکاتِ خلافت پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے قریباً دو گھنٹہ مسائل احمدیت پر تقریر کی۔ جس کا ملیالم ترجمہ مکرم مولوی پی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید نے کیا۔

موگرال میں تبلیغی جلسہ

حسب پروگرام خاکسار ۲۳ر جنوری کی صبح کو منجیشور کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں ہمارے ایک مخلص احمدی دوست مکرم محمد عبدالرشید صاحب قیام پذیر ہیں۔ وہ بعارضہ دمہ بیمار تھے۔ ان کی عیادت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ان کے ایک فرزند عزیزم محمد یوسف "کنڑی" زبان میں علمی استعداد رکھتے ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "پیغام صلح" اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریر "احمدیت کا پیغام" کا کنڑی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ دونوں رسالے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی زیر ہدایت شائع ہو رہے ہیں۔ اسی طرح کنڑی زبان میں ایک سہ ماہی رسالہ نکالنے کا ڈیکلریشن بھی منظور ہو گیا ہے جس کے ایڈیٹر بھی مکرم محمد یوسف صاحب ہی ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس

نوجوان کو بہتر رنگ میں سلسلہ کی عملی رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین :

مکرم صدیق امیر علی صاحب صدر سنٹرل کیرلہ بھی وہاں تشریف لے آئے۔ شام کو ہم سب مل کر موگرال اُن کے مکان پر آگئے۔

دوسرے روز ۲۴ رجنوری دفتیلی کو نماز جمعہ احمدیہ مسجد موگرال میں ادا کی گئی خطبہ جمعہ میں خاکسار نے احباب جماعت کو ان کی تبلیغی و تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم مولانا محمد ابوالوفا صاحب بھی پینگاڈی سے موگرال تشریف لے آئے بعد نماز عشاء موگرال کے بازار میں مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا صاحب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے تقریباً ۲ گھنٹہ مسائل احمدیت پر تقریر کی جس کا ترجمہ مکرم امیر علی صاحب نے ملیالم زبان میں کیا۔ امسال سارے کیرلہ کے جلوں میں غیر احمدی بھائی کثرت سے شریک ہو کر تقاریر کو سکون سے سنتے رہے۔ اور ایک نیک ذہنی تغیر ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو قبول حق کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین

موگرال میں دو بیعتیں :۔ ۲۵ رجنوری کو نماز فجر کے بعد موگرال میں مکرم ابراہیم صاحب کی والدہ صاحبہ اور ان کے بھائی نے بیعت کی احباب جماعت ہر دو کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں

مرکرہ میں دو اور تبلیغی جلسے

حسب پروگرام خاکسار اور مکرم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب ۲۵ رجنوری کو موگرال سے بذریعہ بس روانہ ہو کر شام پانچ بجے مرکرہ پہنچے بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کے صحن میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے فرمائی مولانا صاحب کی صدارتی تقریر کے بعد خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر تقریر کی جس کا ترجمہ مکرم مولوی یوابو بکر صاحب نے کیا۔

۲۶ رجنوری کو پھر بعد نماز عشاء اسی مسجد میں تبلیغی جلسہ زیر صدارت مکرم صدیق امیر علی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولانا ابوالوفا صاحب اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ خاکسار کی تقریر کا ملیالم ترجمہ مکرم یوابو بکر صاحب نے کیا۔

شیموگہ میں تبلیغی جلسہ

حسب پروگرام مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور خاکسار ۲۷ رجنوری کی صبح کو شیموگہ کے لئے روانہ ہوئے ہمارے ہمراہ مکرم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ اور مکرم عمر صاحب سیکرٹری تبلیغ مرکرہ بھی تھے اور آٹھ گھنٹے بخیریت شموگہ پہنچ گئے۔ رات کو مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ کی موجودگی میں ایک مقامی تنازعہ کا تصفیہ کر کے باہمی مصالحت کروائی۔

۲۸ رجنوری کو مسجد احمدیہ شیموگہ میں ایک جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب

تک رہا جس میں خاکسار نے قریباً ۱ گھنٹے صداقت احمدیت پر تقریر کی۔ یہاں مکرم مولوی شفیق احمد صاحب مبلغ بذریعہ تبلیغ و تعلیم و تربیت ادا کر رہے ہیں۔

بنگلور کے لئے روانگی

حسب پروگرام خاکسار ۲۹ رجنوری کی صبح بذریعہ بس بنگلور کے لئے روانہ ہوا۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب اور مرکرہ سے آئے ہوئے دو دوست بھی ان کے ہمراہ مرکرہ تشریف لے گئے۔ خاکسار شام چار بجے بنگلور پہنچ گیا دارالفضل میں قیام رہا۔ مقامی جماعت نے باہمی مشورہ سے بنگلور میں تربیتی و تبلیغی پروگرام بنایا ہوا تھا جس کے انچارج مکرم بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ تھے۔ ان کی ہدایات کے تحت بھر پور ہفتہ کا دن تبلیغی ملاقاتوں میں گذرا

۳۱ رجنوری کو خطبہ جمعہ خاکسار نے پڑھا۔ اور احباب کو ان کی تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی

ٹیچرز ٹریننگ کالج میں تقریر

بعد نماز ظہر گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ کالج میں خاکسار نے قومی یکجہتی National Integration پر ۱½ گھنٹہ تقریر کی اس تقریر میں ۳۰۰ طلباء کالج اور پچاس کے قریب دوسرے دوست بھی شریک ہوئے۔ الحمدللہ اساتذہ اور طلبہ نے اس تقریر کا اچھا اثر لیا۔ اور خواہش کی کہ ایسی تقریر یونیورسٹی میں بھی ہونی چاہیئے

گوردوارہ بنگلور میں تقریر

یکم فروری کو مکرم سید عبد الحفیظ صاحب کے ہمراہ تبلیغی ملاقاتوں میں گذرا ۲ فروری سکھ گوردوارہ میں "سری گورونانک دیو جی کے جیون چرتر اور تعلیمات" پر تقریر کی جسکو سکھ بھائیوں نے بہت پسند کیا

تربیتی اجلاس :۔ ۲ فروری کو بعد نماز عصر "دارالفضل" میں جماعت بنگلور کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تقریر کی اور احباب کو ان کی تبلیغی و تربیتی ذمہ داریوں اور باہمی اتحاد و اتفاق سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دوران قیام بنگلور مکرم صدر صاحب و دیگر جماعت نے خوب تعاون فرمایا فجزاہم اللہ احسن الجزاء

ہبلی کو روانگی

۲ فروری کی شب کو ہی خاکسار بذریعہ ٹرین ہبلی کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور ۳ فروری کی صبح ہبلی پہنچ گیا۔ ہبلی میں عزیزم مولوی مظفر احمد صاحب فضل مبلغ ہیں۔ ۴ فروری کو بعد نماز مغرب دارالتبلیغ میں مقامی جماعت کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے احباب جماعت کو موجودہ ابتلائی دور میں اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز اسی رات کو مکرم ڈاکٹر باشی صاحب کے دواخانہ پر ایک مختصر تبلیغی مجلس رہی۔ ڈاکٹر باشی صاحب جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے متاثر ہیں۔ اسی مجلس میں اسی محلہ کے معزز احباب و خواتین بھی شریک ہوئے۔

۴ فروری کو جماعت ہبلی کے ایک دوست مکرم بابو خان صاحب جو گلے کے کینسر سے بیمار تھے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ فروری کو مرحوم کی تدفین احمدیہ قبرستان ہبلی میں عمل میں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین مرحوم سلسلہ کی تبلیغ کا تڑپ رکھنے والے تھے۔

روانگی برائے بمبئی :۔ ۵ فروری کو ہی بذریعہ ریل خاکسار بمبئی کے لئے روانہ ہوا۔ اور ۶ فروری کو بعد دوپہر بخیریت واپس بمبئی پہنچ گیا فالحمدللہ علیٰ ذالک احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت و سلامتی سے خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین

ناصرات الاحمدیہ ـــ اور ـــ چندہ وقف جدید

از حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ خوش ہو کر تم سے بھی مالی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عمل صالح حقیقت میں وہی ہے جو موقع محل کے لحاظ سے کیا جائے کس وقت کے لئے کونسی قربانی مناسب ہے یہ جماعت کا امام ہی بتا سکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهٖ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ سے مطالبہ فرمایا ہے کہ بجٹ وقف جدید میں پچاس ہزار روپے ادا کریں اور اس کے لئے فی بچہ صرف اٹھنی ماہوار کا مطالبہ فرمایا ہے۔ بچے عموماً اتنی رقم کھانے پینے پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اس اٹھنی کا بچانا اور اشاعت اسلام کے لئے دے دینا جہاں اسلام کی اشاعت کا موجب ہوگا وہاں بچیوں میں سادگی، کفایت شعاری اور قوم و مذہب کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی پیدا کرے گا۔ پس میری بچیو! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر ماہ ایک اٹھنی حضور کی خدمت میں پیش کرو اور دنیا کو بتا دو کہ قربانی کرنے میں ہماری بچیاں اگر ایک طرف اپنی ماؤں، نانیوں اور دادیوں سے کسی طرح کم نہیں تو دوسری طرف اپنے بھائیوں سے بھی پیچھے نہیں رہیں گی۔

تمام لجنات کی سیکرٹریان ناصرات کو اس تحریک کی اہمیت سمجھا کر چندہ وقف جدید وصول کر کے بھجوائیں چندہ بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دیا کریں کہ یہ وقف جدید کا چندہ ہے۔ جہاں ناصرات کی الگ سیکرٹری نہیں وہاں کی صدر اور سیکرٹری یہ کام کریں کہ پندرہ سال تک کی عمر کی بچیوں سے یہ چندہ وصول کریں۔ سال کے شروع ہونے پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے لیکن ابھی تک لجنات نے کما حقہٗ اس کی طرف توجہ نہیں دی ہر ماہ کی لجنہ کی رپورٹ میں اس کا باقاعدگی سے ذکر کیا جانے کہ ان کی ناصرات کی طرف سے کتنا وقف جدید کا چندہ بھجوایا گیا۔

اللہ تعالےٰ ہماری لجنات اور ناصرات کو بھی بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق بخشے آمین :

وِلادت

عزیزم سید بشیر احمد صاحب کوپن ہیگن سے اطلاع دیتے ہیں کہ عزیزم سلیم محمود صاحب ابن ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب آف کوئٹہ کو خدا تعالےٰ نے مورخہ ۱۱ رجنوری کو بچی دی ہے۔ سلیم محمود صاحب کی بیوی عزیزہ محمودہ تنویر صاحبہ ڈینش ہیں۔ میں احباب جماعت سے نو مولود بچی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ بچی کو نیک صالح خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

دُعائے مغفرت

مکرم یمین الحق صاحب آف کوپن ہیگن ڈنمارک کی والدہ صاحبہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ مورخہ ۱۴ دسمبر کو ملیرہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ یمین الحق صاحب نے ایک صد روپے بطور صدقہ بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے آمین

مرزا وسیم احمد دار المسیح قادیان

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۹۹ : مَیں سی ڈی محمد ولد بی بی کُنّی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۷-۷۰ درج ذیل وصیت کرتا ہوں :-

اس وقت میرے پاس اپنی کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ لیکن میرے والد صاحب مرحوم کا ترکہ ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ اس کی موجودہ قیمت اندازاً دس ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ والد صاحب مرحوم کی ایک تجارت بھی ہے۔ جس کا موجودہ سرمایہ آٹھ ہزار روپیہ اندازہ ہے۔ مگر یہ دونوں جائیدادیں تا حال تقسیم نہیں ہوئیں۔ بلکہ میری سوتیلی ماں اور بھائیوں اور بہنوں کی مشترکہ ہے۔ یہ جب تقسیم ہوگی۔ اس کی اطلاع میں دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دوں گا۔ انشاءاللہ۔ مذکورہ تجارت میرے زیر نگرانی و انتظام چلتی ہے۔ اس کے عوض میں میں ماہوار ۱۷۵/- روپے (ایک سو پچتّر روپے) بطور تنخواہ پاتا ہوں یہ میری آمدنی ہے۔ میں اپنی موجودہ ماہوار آمدنی اور آئندہ ہونے والی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصّہ اور مذکورہ بالا جائیداد تقسیم ہونے پر اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری ایک دستی گھڑی بھی ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۱۲۰ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔ العبد: سی ڈی محمد

گواہ شد: محمد ابوالوفا مبلغ سلسلہ عالیہ   گواہ شد: پی علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالیکٹ

وصیت نمبر ۱۴۱۰۱ : منکہ سید کریم بخش ولد سید رسول بخش صاحب مرحوم قوم سید پیشہ پنشنر عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرو- نیاگاؤں ڈاکخانہ سرو گرام ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ جب موروثی جائیداد تقسیم ہوگی مَیں اپنے حصّہ کی جائیداد اور اس کی مالیت سے مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کر دوں گا۔ جائیداد آبائی سرو نیاگاؤں ضلع کٹک میں ہے۔ مجھے اس وقت ۸۶/۵۶ چھیاسی روپے چھپن پیسے ملتی ہے۔ اور وقتی طور پر ۴۰/۵-۴ روپے کی عارضی ملازمت کے نتیجہ میں ماہوار آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم

العبد: سید کریم بخش   گواہ شد: محمد عالم احمدی نائب امیر کلکتہ ۳/۴/۷۴

گواہ شد: اے ماتام ۹۶ بنک سٹریٹ کلکتہ ۱

وصیت نمبر ۱۴۱۰۳ : منکہ سیدہ فہمیدہ خاتون زوجہ سید کریم بخش صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرو نیاگاؤں ڈاکخانہ سرو گرام ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے۔

میرے زر مہر ۲۵۰۰/- روپے کے عوض خاوند کی طرف ایک قطعہ زمین دھان کی ایک ایکڑ چھ کنٹھ ملی ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ۳۰۰۰/- روپے ہے زیورات طلائی گلے کا ہار چوڑیاں انگوٹھی۔ کان کے بندے وزن ۵ تولہ قیمتی ۲۵۰۰ روپے انکی میزان ۵۵۰۰/- روپے بنتی ہے۔ اور بچوں کی طرف سے جیب خرچ ۵۵/- روپے ماہوار ملتا ہے۔ مَیں ان سب کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔ الامۃ سیدہ فہمیدہ خاتون

گواہ شد: خاوند موصیہ۔ سید کریم بخش امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ گواہ شد علیہ ماتام ۹۶ بنک سٹریٹ کلکتہ ۱

وصیت نمبر ۱۴۱۰۳ : منکہ سید سعید احمد ولد سید کریم بخش صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ پیدائشی احمدی سرو نوگرام ڈاکخانہ سرو نوگرام ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے مَیں اس وقت گورنمنٹ میں ملازم ہوں اور مجھے ۵۲۷/- روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں مَیں اس کے بعد جو آمد یا جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور بوقت وفات جو متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔ العبد: خاکسار سید سعید احمد

گواہ شد: سید ابو صالح احمد عفی عنہ   گواہ شد: سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۱۰۴ : منکہ سیدہ فرخندہ عصمت زوجہ سید سعید احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرو نوگرام ڈاکخانہ سرو نوگرام ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے میرا زر مہر ۳۰۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے میرے پاس زیورات طلائی چار تولہ قیمتی ۲۰۰۰/- روپے ہے ان سب کی میزان ۵۰۰۰/- روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور جو متروکہ بوقت وفات چھوڑوں گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم۔ الامۃ: سیدہ فرخندہ عصمت

گواہ شد: خاکسار سید سعید احمد   گواہ شد: سید ابو صالح احمد عفی عنہ صدر جماعت احمدیہ او-ایم-پی کٹک

وصیت نمبر ۱۴۱۰۵ : منکہ سیدہ ام المساکین ذکیہ پروین بنت سید غلام الدین احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رام کا پور رہ موگھر ڈاکخانہ گود ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں طالب علم ہوں۔ میرے پاس زیورات طلائی پونے دو تولہ ہیں جن کی مالیت ۸۰۰/- روپے ہے۔ اور ہار طلائی دو تولہ ہے جس کی مالیت ۱۰۰۰/- روپے ہے۔ گھڑی ایک عدد مع روپیہ ۱۵/- روپے مجھے والد صاحب کی طرف سے جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد و آمدن پیدا کروں گی اس کی اطلاع بھی سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اور بعد وفات جو متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ ربنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم الامۃ: سیدہ ام المساکین ذکیہ پروین

گواہ شد۔ خاکسار سید غلام الدین احمد شاہ ادری ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ درجہ اوّل کٹک

گواہ شد: شاہ سید تقی الدین احمد شاہ قادری برادر موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۱۰۶ : منکہ سیدہ بدر النساء زوجہ سید عبد القدیر صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرو نیاگاؤں ڈاکخانہ سرو نیاگاؤں ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

زر مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ہے جس میں میرے خاوند نے مجھے ایک مکان رقبہ ڈیڑھ کنٹھ واقع قاضی بازار کٹک دے دیا ہوا ہے۔ زمین ساڑھے چار ایکڑ واقع سرو نیاگاؤں ضلع کٹک میں ہے جس کی قیمت ۲۰۰۰۰/- بیس ہزار روپے ہے۔ زر مہر میں جو مکان ملا ہے اس کی فی الحال قیمت آٹھ ہزار روپے ہے۔ زیورات میرے پاس نہیں ہیں ان سب کی میزان ۲۸۰۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد جو جائیداد پیدا ہوگی۔ اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔ الامۃ۔ سیدہ بدر النساء

گواہ شد: سید عبد القدیر (خاوند موصیہ) گواہ شد: سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ مقیم کٹک ۲/۳/۷۴

دعائے نعم البدل

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس کے ہاں چار بچیوں کے بعد لڑکا تولد ہوا ہے مگر افسوس کہ ولادت کے بعد بچے کو سیپٹک ہوگئی۔ اور ایک ہفتہ ہسپتال میں زیر علاج رہ کر ۱۹/۲/۷۵ کو اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس ہمیشہ کے لئے چلا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون عزیز بچے کی ولادت پر جس قدر خوشی ہوئی تھی اب اس کی وفات پر اسی قدر افسوس بھی ہوا ہے لیکن مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ کے مطابق ہم سب اس کی رضا پر راضی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کے والدین بالخصوص اس کی افسردہ والدہ کو اپنے فضل سے صبر جمیل بخشے اور انہیں نعم البدل سے نوازے آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعود کا کامیاب انعقاد

بقیہ ماریپورٹ صفحہ اوّل

۱۹۳۴ء میں احراریوں کا فتنہ، ۱۹۴۷ء کے خون آشام حالات اور ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں "تحریک ختم نبوت" والوں کی ناکامی اور جماعت کی ترقی اور حفاظت کو اس کے ثبوت میں بالتفصیل پیش کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد علی صاحب مدراسی نے حضرت مصلح موعودؓ کی ہی ایک نظم ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد خاکسار نے

حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے

کے عنوان پر تقریر کی۔ خاکسار نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کا ہر ایک لمحہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہزارہا کارناموں میں سے چند ایک کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ حضورؓ نے ہر پہلو سے جماعت کے سامنے ایک عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ جہاں حضورؓ نے اپنی تمام عمر اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار کے لئے وقف کر دی وہاں اپنی تمام اولاد کو بھی دینِ اسلام کی تعلیم سے آراستہ کر کے خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا۔ اب ہمارے لئے لازمی ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چل کر اپنا سب کچھ اسلام کے شرف اور کلام اللہ کے مرتبہ کے اظہار کے لئے نچھاور کر دیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بعدہٗ عزیزم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ؎
دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر عزیز رفیق احمد گجراتی متعلم مدرسہ احمدیہ نے

اس کو روح القدس دی گئی

کے عنوان پر کی۔ عزیز موصوف نے باوجود کم عمری کے عمدگی سے اپنے مضمون کو بیان کیا۔ جس میں حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات عظیمہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔

صدارتی تقریر اور دعا

آخر میں محترم صدر مجلس نے بیان فرمایا کہ پیشگوئی کی بہت قدر و منزلت اور شان ہے۔ ہم سب کو چاہیئے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نقشِ قدم پر چلیں اور اپنی زندگیوں کو آپ کے اسوۂ حسنہ اور نیک نمونہ کے مطابق سجائیں۔ بعدہٗ محترم بھائی الٰہ دین صاحب نے دعا کرائی۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شرکت کی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہم سب کو مصلح موعودؓ کے نمونے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے
اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

ایک ضروری گذارش اور بابرکت تجویز!

احبابِ جماعت کی نظر میں قادیان کو ایک خاص مقام اور فضیلت حاصل ہے۔ یہاں بہت سے شعائر اللہ موجود ہیں۔ لہٰذا ہر احمدی کے دل میں یہ خواہش اور تڑپ ہوتی ہے کہ وہ دیارِ حبیبؑ (قادیان) کی زیارت کر کے اس کی برکات اور فیوض سے مستفیض ہو۔ اگر اس روحانی تعلق کے ساتھ ساتھ آپ کا ساکنینِ قادیان کے ساتھ جسمانی تعلق بھی قائم ہو جائے تو یہ مزید خوش قسمتی کی بات ہے۔ قادیان میں ہمارے چند ایک بچے (لڑکے لڑکیاں) قابلِ شادی ہیں، مزید تفاصیل و کوائف نظارت ہذا کو خط لکھ کر دریافت فرمائیں۔ نیز اپنی لڑکیوں اور لڑکوں کے کوائف بھی ارسال فرما دیں۔ تاکہ رشتے طے کرانے میں نظارت ہذا رہنمائی کر سکے۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

درخواستِ دعا

خاکسار کو ہفتہ عشرہ سے پھر بلڈ پریشر، اعصابی کمزوری اور عام ضعف کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔
احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

طالبِ دعا، خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر۔

تنبیہ کے بعد سزا۔ بقیہ اداریہ (۲)

اسی طرح حضورؑ نے ۱۹۰۷ء میں فی زمانہ خدا تعالیٰ کے غضب کے بھڑکنے کی اصل وجہ کرتے ہوئے نہایت واشگاف الفاظ میں دنیا کو متنبہ کیا کہ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو خدائی غضب کا نشانہ بننے سے پہلے ان خدائی تنبیہات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مامورِ وقت کو شناخت کر لے۔ کیونکہ آیاتِ قرآنیہ کی رُو سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ پہلے کسی رسول اور فرستادۂ حق کے ذریعہ تنبیہہ ہو جاتی ہے اور اس کے بعد نافرمانوں اور سرکشوں پر خدا کا غضب سزا کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔۔۔!!

العیاذ باللہ۔

ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چودھری مبارک علی صاحب مقیم دہلی کی درخواست معافی اور اظہارِ ندامت پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ کرم اُن کے اور اُن کے اہل و عیال کے مقاطعہ کی سزا کو مندرجہ ذیل پابندیوں کے ساتھ معاف فرما دیا:
(الف) حسبِ سابق سال میں صرف ۱½ - ۱½ ماہ کے لئے دو مرتبہ قادیان آنے کی اجازت ہوگی۔
(ب) مقامی جماعت میں اُن کو کوئی عہدہ نہ دیا جائے۔
(ج) درس و تدریس اور کوئی خطبہ وغیرہ دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ ۔۔۔ جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت ہوگی۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۷۵ء بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم شمیم الدین صاحب بی۔ ایس سی۔ ساکن برہ پورہ (بہار) کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ شائستہ احمد صاحبہ بنت محترم پروفیسر شاہ تمکین احمد صاحب گیا یونیورسٹی بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ مہر اعلان فرمایا۔
احبابِ کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

مضامین سے متعلق خط و کتابت ایڈیٹر کے نام کیجئے اور ترسیل زر و دیگر انتظامی امور سے متعلق مینیجر سے رابطہ قائم کیجئے!! (مینیجر بدر)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار، موٹر سائیکل اور سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو وِنگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!

آٹو وِنگس
AUTOWIGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS 600004.
PHONE NO. 76360.

ضروری اعلان

بابت انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ برائے ۷۴ء تا ۷۶ء

یہ ضروری اعلان ان جماعتوں کے لئے کیا جا رہا ہے جنہوں نے ابھی تک باوجودیکہ دوران سال کے نو ماہ گزر چکے ہیں نئے انتخابات کروا کر دفتر ہذا کو نہیں بھجوائے۔ حالانکہ نئے انتخابات کے تعلق میں بار بار اخبار بدر میں اعلان کروایا جاتا رہا ہے۔

اب مکرر پریذیڈنٹ صاحبان، مبلغین کرام اور انسپکٹران مال سے درخواست کی جاتی ہے کہ جلد اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنی جماعتوں کے حلقہ کے نئے انتخاب کروا کر جلد دفتر ہٰذا کو ارسال فرمائیں۔

ایسی جماعتیں جن کی طرف سے تا حال سنہ ... بابت کروا کر نہیں بھجوائے گئے مندرجہ ذیل ہیں:۔

دہلی۔ انبیٹہ۔ میرٹھ۔ انچولی۔ علی پور کھیڑا۔ مجھلا وال۔ سردار نگر۔ بریلی۔ مسکر۔ مودہا۔ ٹھہریا۔ بہوہ۔ فیض آباد۔ بھدوہی۔ پٹنہ۔ اورین۔ مونگھیر۔ بکوڑ۔ گیا۔ رانچی۔ سملیہ۔ ڈائمنڈ ہاربر۔ کیتھا۔ سندر پور۔ تالگرام۔ رائے گرام۔ گاتلہ۔ کوٹ پلہ۔ تالبر کوٹ۔ جودوار۔ سرلوبیاں گاؤں۔ لبسنہ۔ پروہ۔ اودے پور۔ ساونت واڑی۔ ساگر۔ شورا پور۔ بلاری۔ شنکرن کوئل۔ کڈلائی۔ آئی راورم۔ پورٹ۔ ظہیر آباد۔ شادنگر۔ چندا پور۔ سری کاکولم۔ منڈور۔ کرنول ٹاؤن۔ وڈھان۔ سرینگر۔ شورت۔ شوپیاں۔ ناصر آباد۔ ترک پورہ۔ لدرون۔ مانلو۔ پھوہڑ۔ ہمو سان۔ ششیندرہ۔ کالابن کوٹلی۔ بیشہ واڑ۔

امید ہے کہ یہ جماعتیں اس اعلان کے بعد ہفتہ عشرہ کے اندر اندر اپنی اپنی جماعتوں کے نئے انتخابات کروا کر ارسال کر دیں گی۔ اور بار بار یاد دہانی کی ضرورت پیش نہ آنے دیں گی۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے ساتھ ہو۔ اور ان کو مرکز احمدیت کے ساتھ تعلق قائم رکھنے اور اس کے ساتھ تعاون کرنے کی ہمیشہ سعادت بخشے کیونکہ اسی میں اسلام اور احمدیت کا عظیم غلبہ مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ہمیشہ اس کی توفیق بخشتا چلا جائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ، مدراس اور میسور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۲ مارچ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ مبلغین کرام و عہدیداران جماعت سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲-۳-۷۵	پتہ پریم و اینم بلم	۲۴ ۳/۷۵	۲	۲۶ ۳/۷۵
مدراس	۵-۳-۷۵	۳	۸	کالیکٹ	۲۶	۵	۳۱
میلاپالیم۔شنکرن کوئل	۹	۲	۱۱	کوڈیاتھور	۳۱ ۳/۷۵	۱	۱ ۴/۷۵
ستان کولم	۱۱	۱	۱۲	کالیکٹ	۱ ۴/۷۵	۲	۳ ۴/۷۵
کوٹار	۱۲	۱	۱۳	کینانور۔کڈلائی	۳	۳	۶
ٹریونڈرم	۱۳	۱	۱۴	کوڈالی	۶	۲	۸
کروناگاپلی	۱۴	۳	۱۷	پینگاڈی	۸	۳	۱۱
آدی ناڈ	۱۷	۱	۱۸	موگرال۔منجیشور	۱۱	۴	۱۵
ایراپورم	۱۹	۱	۲۰	اُلال	۱۵	۱	۱۶
چیلاکرا	۲۰	۱	۲۱	بنگلور	۱۶	۱	۱۷
منارگھاٹ	۲۱	۱	۲۲	مرکیرا	۱۷	۳	۲۰-۴-۷۵
موریاکنی۔الاتحود	۲۲	۲	۲۳	قادیان	۲۲ ۴/۷۵	-	-
کیرولائی	۲۳	۱	۲۴	—	—	—	—

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیے (منیجر بدر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی، بہار، راجستھان اور اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات اور وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وصولی چندہ جات و دیگر مالی امور میں انسپکٹر صاحب موصوف سے حسب سابق کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ **ناظر بیت المال آمد قادیان**

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱ ۳/۷۵	آورین	۵ ۴/۷۵	۱	۶ ۴/۷۵
انبیٹہ	۲ ۳/۷۵	۱	۳	مونگھیر	۶	۱	۷
میرٹھ	۳	۱	۴	بھاگلپور۔برتہ پورہ	۷	۳	۱۰
انچولی	۴	۱	۵	خانپور رکی	۱۰	۲	۱۲
دھلی	۵	۱	۶	سبلاری	۱۲	۱	۱۳
کامٹا	۷	۱	۹	رانچی۔سملیہ	۱۳	۲	۱۶
جے پور	۱۰	۱	۱۱	جمشید پور	۱۶	۲	۱۸
کشن گڑھ	۱۱	۱	۱۲	موسی بنی مائنز و چوبھنڈا	۱۸	۳	۲۱
صالح نگر	۱۳	۱	۱۴	کلکتہ۔ڈائمنڈ ہاربر	۲۲	۷	۲۹
سانڈھن	۱۴	۱	۱۵	سورو	۳۰	۱	۱ ۵/۷۵
ننگلہ گھنو	۱۵	۱	۱۶	بھدرک	۱ ۵/۷۵	۱	۲
مین پوری۔علی پور کھیڑا	۱۶	۱	۱۷	کٹک	۲	۲	۴
امروہہ	۱۸	۱	۱۹	بھبنیشور	۴	۱	۵
سردار نگر	۱۹	۱	۲۰	خوردہ۔کیرنگ	۵	۳	۸
بریلی	۲۰	۱	۲۱	سنگاؤں	۸	۱	۹
شاہجہانپور۔کٹیا	۲۱	۲	۲۳	سونگھڑہ	۱۰	۲	۱۲
لکھنؤ	۲۳	۱	۲۴	کیندراپاڑا	۱۲	۱	۱۳
کانپور	۲۴	۲	۲۶	چودوار	۱۳	۱	۱۴
راٹھ و سکرا	۲۶	۲	۲۸	کرڈاپلی	۱۴	۱	۱۵
کاشیپور	۲۸	½	۲۸	پنکال	۱۵	۱	۱۶
گونڈہ	۲۹	۱	۳۰	کوٹ پلہ	۱۶	۱	۱۷
فیض آباد	۳۰	۱	۳۱	کرنگ	۱۷	۱	۱۸
بنارس	۳۱	۱	۱ ۴/۷۵	تاراکوٹ	۱۸	۱	۱۹
آرہ	۱ ۴/۷۵	۱	۲ ۴/۷۵	راؤڑکلہ	۲۰	۲	۲۲
پٹنہ	۲	۱	۳	کلکتہ	۲۳	۲	۲۵
مظفر پور	۳	۱	۴	قادیان	۲۷ ۵/۷۵	-	-

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اس کی ادائیگی فرض ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام تصور نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان